REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3

جلد ۳۷   شمارہ ۱۴/۱۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۹۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN - 143516

۱۹/۲۶ شعبان ۱۴۰۸ ہجری | ۱۴/۲۱ شہادت ۱۳۶۷ ہش | ۱۴/۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء

لازمی چندہ جات کی باشرح ادائیگی

اور

عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت کی اہم ذمہ داری

از محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات میں افراد جماعت کو بار بار اس جانب توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی صحیح آمد کے مطابق باشرح لازمی چندہ ادا کیا کریں۔ موصی حضرات کے لئے حصہ آمد کی شرح میں تو کمی ممکن نہیں البتہ غیر موصی احباب اگر اپنے حالات کے مطابق پوری شرح (۱/۱۶) سے چندہ عام ادا نہیں کر سکتے تو اپنی صحیح آمد کا اظہار کر کے جس شرح سے چندہ عام ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اس کے مطابق ادائیگی کی اجازت دیئے جانے کی درخواست کریں تو ایسے احباب کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد انہیں اس کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

پاکستان اور دیگر تمام بیرونی جماعتوں میں تو حضور پر نور کی اس ہدایت پر عمل کیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں ان ممالک کے سالانہ بجٹوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ لیکن یہ امر باعث تشویش ہے کہ بھارت کی جماعتوں اور احباب نے اس جانب کما حقہ توجہ نہیں کی۔ اور جیسا کہ انسپکٹران نظارت بیت المال آمد کی رپورٹوں اور جماعتوں کے بجٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے بہت سے احباب ابھی تک اپنی صحیح آمد کے مطابق چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی باشرح ادائیگی کی طرف راغب نہیں ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار سے اس سلسلہ میں تفصیلی گفتگو فرمائی اور اندریں بارہ تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان سے آمدہ رپورٹوں کی روشنی میں ہندوستان کے مختلف احباب سے گفتگو کے بعد میں نے یہ تاثر لیا ہے کہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان باشرح لازمی چندے ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں کر رہے حضور نے ہدایت فرمائی کہ اس صورت حال کی جلد اصلاح کی جائے تا ایک طرف صحیح آمد پر باشرح چندہ کی ادائیگی سے احباب جماعت کا ایمان مضبوط ہو اور دوسری طرف سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہوں۔ اس لئے متعلقہ شعبہ کو ہدایات دے دی گئی ہیں کہ ایسے احمدی احباب بالخصوص عہدیداران جماعت جو اپنی صحیح آمد پر باشرح چندہ ادا نہیں کرتے اور ان کی آمد کے بالمقابل لازمی چندہ جات کی شرح میں نمایاں فرق نظر آتا ہے اگر وہ توجہ دلانے کے باوجود اس فرق کو دور کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوں تو ان کی اصلاح کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے۔

محترم ناظر صاحب خدمت درویشان نے بھی اپنی ایک چٹھی میں ہدایت فرمائی ہے کہ اندریں بارہ باقاعدہ ایک سکیم بنا کر:-

"سب سے پہلے موصی احباب اور جماعت کے عہدیداران کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جو موصی یا عہدیدار باوجود توجہ دلانے کے اصلاح نہ کریں اور ان کے چندہ کی ادائیگی اور آمدنی میں واضح اور نمایاں فرق نظر آئے تو ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی ہونی چاہیئے"

اس لئے میں اولاً تمام عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت سے درخواست کرتا ہوں کہ تقویٰ اور خشیت الٰہی کے تحت اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا ان کے لازمی چندے صحیح معیار اور مقررہ شرح کے مطابق ہیں؟ اگر خدانخواستہ کسی جگہ کوئی کمی نظر آئے تو وہ از خود اس کمی کو جلد از جلد پورا کریں تا کہ حضور کی خدمت میں اصلاح شدہ تازہ صورت حال پیش کر کے وہ حضور کی دعاؤں کو حاصل کرنے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے آمین۔ اس مرحلہ کی تکمیل کے بعد جماعت کے دوسرے تمام افراد کو بھی لازمی چندہ جات میں باشرح کرنے کی کوشش کی جائے۔

والسلام

مرزا وسیم احمد

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۴ / شہادت (اپریل) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مغربی افریقہ کا انتہائی کامیاب دورہ فرمانے کے بعد بخیر و عافیت واپس لندن تشریف لا چکے ہیں اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان پہلے جنوبی اور پھر شمالی ہندوستان کی بعض جماعتوں کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ مکمل کر کے مورخہ ۱۲/۴/۸۸ کو بخیر و عافیت قادیان تشریف لے آئے الحمد للہ۔

• محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی طبیعت ناک میں ورم ہو جانے کے سبب ناساز رہی اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے افاقہ ہے۔ قارئین سے آنمحترمہ کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

• مقامی طور پر جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ / مارچ ۱۹۸۸ء میں صرف صد سالہ جوبلی اور نمائش وغیرہ پر بھی زور دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی کوششوں کو تیز کر دیں اللہ تعالیٰ ان کی ہمت دے۔ اس سلسلہ میں احباب کرام سے درج ذیل امور پر فوری تعاون کی درخواست ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط اور قلمی مسودات جو بھی میسر ہوں وہ بھی ارسال فرما دیں۔ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے رسائل اور اخبارات کے نمونہ جات بھی اگر حاصل ہوں تو ارسال فرما دیں (۳) احمدی حضرات کی معیاری اور تحقیقی کتب اگر کوئی چھپی ہوں تو ان کی تفصیل مع کم از کم دو دو کاپیاں بھی یہاں بھجوائیں۔

جن جن احمدی احباب یا دیگر احباب کرام کے پاس یہ اشیاء موجود ہوں وہ از راہ کرم فوری خاکسار کو ارسال فرما دیں تا کہ یہ حسب ہدایات حضور انور لندن روانہ کی جا سکیں تا کہ بروقت ان کی نقول تیار کر کے جہاں جہاں بھی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر نمائش کا انعقاد کیا جا رہا ہے انکو ارسال کی جا سکیں۔

مرزا وسیم احمد

صدر صد سالہ جوبلی کمیٹی مرکزیہ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۱ شہادت ۱۳۶۷ ہش

ماہِ رمضان المبارک

للہ الحمد کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک بار پھر اُس ماہ مقدس سے مستفیض ہونے کی توفیق مل رہی ہے جو بے حد و حساب انوار و برکات سماوی سے معمور ہونے کی وجہ سے اہل ایمان کے لئے موسم بہار کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت و درس کا اہتمام، دنوں کے روزے اور راتوں کا قیام، دعاؤں اور ذکر الٰہی میں انہماک، ملائکہ رحمت کا بکثرت نزول، اخوت و محبت باہمی میں نمایاں اضافہ اور ستم رسیدہ انسانیت کو درپیش مسائل زندگی کا صحیح ادراک۔ یہ سب ماہ رمضان المبارک کی ایسی عظیم الشان برکتیں ہیں جو اُسے دوسرے تمام مہینوں سے ممتاز اور نمایاں مقام عطا کرتی ہیں۔

بے شک یہ صحیح ہے کہ روزہ کا رواج کسی نہ کسی شکل میں دنیا کے ہر مذہب میں موجود ہے۔ مگر بجز اسلام کے کسی بھی دوسرے مذہب میں روزہ کی عبادت کو فرضیت کا درجہ نہیں دیا گیا۔ از روئے قرآن حکیم اسلامی روزہ کے کیا فضائل ہیں اور رسالتمآب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک کی غیر معمولی عظمت و اہمیت کو کس کس رنگ میں اجاگر فرمایا ہے؟ یہ ایک ایسا وسیع مضمون ہے جسے اس مختصر سے کالم میں پیش کیا جانا ممکن نہیں۔ اس موضوع پر ہمارے بہت سے علمی معاونین حسب سابق اپنی گرانقدر نگارشات ارسال کی ہیں جنہیں ہم حسب گنجائش بدر کی آئندہ اشاعتوں میں ہدیۂ ناظرین کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔ البتہ حصول برکت کی غرض سے یہاں حضور سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جلیل القدر خطبہ درج کیا جاتا ہے۔ جو حضور نے ایک موقعہ پر ماہ رمضان المبارک کے آغاز میں ارشاد فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی رض روایت کرتے ہیں:-

" ماہ رمضان کے آخری دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تم پر ایک نہایت ہی عظمت و شان والا مہینہ اپنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس ماہ مبارک میں ایک ایسی رات بھی ہے جو (اپنے فیوض و برکات کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بھی بہتر و برتر ہے۔ اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے بطور فرض کے مقرر کئے ہیں۔ اس کی راتوں میں (نماز تراویح و تہجد کی ادائیگی کے لئے) کھڑا ہونا موجب ثواب ہے۔ جو شخص اس ماہ مقدس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کے حصول کے لئے نیکی کی کوئی ایک خصلت بھی اختیار کرے گا

دوسرے غیر نفلی دن کے برابر اس کا ثواب ملے گا۔ اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے وقت کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اور یہی وہ ماہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس کسی نے اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائی اس کے لئے گناہوں سے مغفرت اور دوزخ کی آگ سے آزادی ہوگی۔ اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور اس روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ہم میں سے ہر ایک کو افطاری کرانے کی سہولت میسر نہیں (یعنی فقراء اس ثواب سے محروم رہ گئے) اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو صرف تھوڑے سے دودھ یا لسی یا پانی کے گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا۔ اور جو کسی روزہ دار کو سیر کر کے کھانا کھلا دے اس کو خدا تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت، درمیانی حصہ باعث مغفرت اور اختتام دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ اور جو آدمی اس مہینہ میں اپنے نوکروں اور مزدوروں کے کام میں تخفیف یعنی کمی کر دیگا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کے سامان کرے گا اور اس کو آتش جہنم سے آزاد کر دے گا۔" (البیہقی)

آقائے نامدار حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ مبارکہ کا ایک ایک لفظ اپنے اندر فیوض و برکات اور تاثیرات روحانی کے انتہائی وسیع اور گہرے مضمون کو اس طرح سموئے ہوئے ہے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔ حضور نے اس مقدس مہینہ کے ابتدائی حصہ کو رحمت، درمیانی حصہ کو باعث مغفرت اور آخری حصہ کو دوزخ کی آگ سے آزادی دلانے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اگر کوئی لیکھے؟

ان کے لئے

۱۔ جو تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہ کر اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ماہ رمضان المبارک کا ابتدائی حصہ باعث رحمت ہے۔

۲۔ جو لوگ نیکی کے معاملے میں زیادہ اونچا نہیں بلکہ درمیانہ درجہ رکھتے ہیں تاہم ذکر الٰہی اور دیگر اعمال صالحہ کے ذریعہ اپنے نیک اعمال کی کمی کو پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش بھی کرتے ہیں ماہ رمضان کا درمیانی حصہ ایسے لوگوں کے حق میں بخشش اور مغفرت کا موجب بن جاتا ہے۔

۳۔ اور جو لوگ نیکی کے معاملہ میں انتہائی ادنیٰ درجہ رکھتے ہیں مگر ماہ رمضان المبارک کے احکام و آداب سے اپنے آپ کو کسی حد تک ہم آہنگ کر کے تلافیٔ مافات کی کوشش کرتے ہیں ان کے لئے یہ مبارک مہینہ دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ ہو جاتا ہے۔

پس کیا ہی خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی زندگی میں یہ مبارک مہینہ آئے اور وہ اپنے ظرف اور استعداد کے مطابق اس کی برکات و فیوض سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش کرے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ماہ رمضان المبارک کی اسی امتیازی شان کو پیش نظر رکھ کر فرماتے ہیں:

" میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

اسی طرح سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

" رمضان شریف تمام عبادتوں کا اجتماع ہے۔ رمضان شریف انسان کو اس مقصد کی طرف لے کر جاتا ہے جس کی خاطر انسان پیدا کیا گیا ہے۔ یہ انسان کو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اس کے باوجود بڑے ہی بد قسمت ہونگے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور خالی ہاتھ لوٹ جائیں۔ رمضان کی برکتوں میں سے ہو کے نکلیں لیکن ہر پانی ان کو نہ چھوئے اور چکنے گھڑے کی طرح نہ بھیگے نہ دیکھے وہاں سے نکلے چلے جائیں یہ بڑی بد قسمتی ہے۔ یہ ایسی بد قسمتی ہے کہ آپ کروڑوں مسکینوں کو بھی کھانا کھلا دیں تو بھی یہ نیکی اس نعمت کی محرومی کا بدلہ نہیں ہو سکتی۔" (الفضل ۱۵ جون ۱۹۸۴ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس ماہ مقدس کے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے اور اس کی بے پناہ صفحہ ۲

صفحہ ۲ رحمتوں اور برکتوں سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ★ خورشید احمد انور

خوش نصیب اے خدامِ دینِ مصطفیٰ

نتیجۂ فکر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب واقف زندگی۔ ربوہ

دعوت الی اللہ کیلئے ___ دیارِ غیر میں جانے والوں سے

فلک کی آنکھ نے دیکھی زمیں کی تشنہ لبی
برنگِ ابرِ کرم چھا گیا وہ فضلِ نبی
کہ جس نے خشک زمیں کو بہارِ نَو بخشی
اسی بہار کی تم دے رہے ہو خوشخبری
خوش نصیب اے خدامِ دینِ مصطفیٰ

جہاں میں خلق ہے خالق سے بے خبر یارو
بھٹک رہی ہے وہ ظلمت میں سر بسر یارو
تمہاری ذات شبِ غم کی ہے سحر یارو
تمہارے سر پہ ہے سایہ خلافت احمدی
خوش نصیب اے خدامِ دینِ مصطفیٰ

گواہی دے گی ہمیشہ زمینِ افریقہ
طلسم تم نے ہی توڑا ہے اہلِ مغرب کا
صلیبیوں کے تفوق کا تھا جنہیں دعوے
تمہارے ہی دم سے شرار بولہبی
خوش نصیب اے خدامِ دینِ مصطفیٰ

بفیضِ ساقیٔ کوثر تمہارے پیمانے
ہر ایک بزم میں ہیں آج جانے پہچانے
تمہارے دم سے ہیں آباد سارے میخانے
تمہارا نام ہے ہر جام پر بقلم جلی
خوش نصیب اے خدامِ دینِ مصطفیٰ

قدم قدم پہ خدا تم کو کامیاب کرے
مخالفوں کو تمہارے وہ لاجواب کرے
تمہارے فیض کو ہمدوشِ آفتاب کرے
تمہارا آقا ہے آقائے مکی و مدنی
خوش نصیب اے خدامِ دینِ مصطفیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

روح پرور مجالسِ علم و عرفان

مرتبہ محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

مجلس عرفان منعقدہ محمود ہال مسجد فضل لندن مورخہ یکم فروری ۱۹۸۸ء

(یکم فروری ۱۹۸۸ء سے مجلس عرفان کی کارروائی اُردو میں شروع ہو گئی تھی اس میں سے ایک حصہ ہفت روزہ النصر لندن کے شکریہ کیساتھ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

سوال:- کیا اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب نے بھی اپنے آخری ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

جواب:- کسی بھی مذہب کا کسی جگہ ایسا دعویٰ نہیں ملتا۔ اور نہ ہی کسی مذہبی کتاب میں ان کے آخری ہونے کا کوئی دعویٰ موجود ہے۔ اگرچہ ان مذاہب کے پیروکار اپنے مذہب اور اپنی شریعت کو آخری تسلیم کرتے ہیں اور اب یہ اعلان بھی کرنے لگ گئے ہیں کہ ان کا مذہب آخری اور عالمگیر ہے لیکن ان کی کتاب اس معاملے میں بالکل خاموش ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اُن میں سے ایک نہایت اہم خدمت اس بنیادی اصول کو دنیا کے سامنے رکھنا تھا جو اس سے پہلے کبھی پیش نہیں کیا گیا۔ اور جس کے پیش کرنے کی وجہ سے مسلمان علماء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریقہ کار کا نہایت درجہ اثر ہوا تھا۔ یہ علمی جہاد کا ایک ایسا اچھوتا طریقہ تھا جو اس سے پہلے اسلامی تاریخ میں کبھی اختیار نہیں کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے مذاہب کے مقابلے کے لئے بعض بنیادی اصول بنائے اور عقلی طور پر ان اصولوں کی برتری ثابت فرمائی اور دشمن کو مجبور کر دیا کہ یا تو ان اصولوں کو غلط ثابت کر کے دکھائے اور یا اُن کے مطابق اپنے مذہب کی برتری ثابت کرے۔ ان اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی تھا کہ ہم سب اپنے اپنے مذہب کی تعریف میں دعوے کرتے ہیں لہٰذا مقابلے کے لئے شرط یہ ہوگی کہ ہر مذہب کے ماننے والے اپنے دعاوی اپنی مذہبی کتاب سے ثابت کریں۔ اگر ان کی الہامی کتاب میں وہ دعویٰ موجود نہ ہو جو اس کے ماننے والے اُس کی طرف منسوب کرتے ہیں تو ایسے بے بنیاد دعویٰ پر بحث کرنا ایک غیر معقول بات ہوگی۔

یہ ایک ایسا بنیادی نکتہ تھا جس سے کوئی بھی ذی عقل انسان انحراف نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ ایسے دعاوی جو کسی مذہب کی طرف منسوب ہیں وہ یا تو اُن کے نبی کی زبان سے ادا ہوئے ہوں گے یا اُن کی مذہبی کتاب میں موجود ہوں گے۔ اس کے علاوہ ان دعاوی کا کوئی اور ماخذ ہمارے لئے قابلِ قبول نہیں ہو سکتا۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ مقابلے کی بناء اس اصول پر رکھنے کی وجہ سے ہندوؤں، سکھوں، بدھوں اور عیسائیوں کے بڑے بڑے دعوے سمٹ کر رہ گئے اور ان میں مقابلے کی طاقت ختم ہو گئی۔ مثلاً آریوں سے جب یہ کہا گیا کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ تمہارا مذہب توحید سکھاتا ہے اور تم توحید پرست ہو تو اپنی مذہبی کتب ویدوں سے توحید کی تعلیم نکال کر دکھاؤ جبکہ اس کے برعکس بت پرستی کی تعلیم دے رہا ہے اس پر وہ مار کھا گئے۔ پھر آپ نے عیسائیوں سے فرمایا کہ تم اپنے مذہب کے عالمی ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ اپنا یہ دعویٰ اپنی کتاب میں ثابت کرو۔ تمہاری کتاب کہاں یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ عیسائیت یا یہودیت عالمی مذہب ہے۔ اس اصولِ جنگ میں عیسائی ہار گئے اور اس دعوے کو ثابت نہ کر سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے تمام دعاوی کو قرآن کریم سے ثابت کر کے دنیا کے سامنے اسلام کی برتری باقی تمام مذاہب پر ثابت کر کے اسلام کی عظیم الشان خدمت سرانجام دی۔

سوال:- کیا دوسرے مذاہب میں سے ہر ایک اپنے سے پہلے مذہب کے مقابلہ پر اپنے آپ کو بہتر سمجھتا تھا اور ارتقاء کا قائل تھا؟

جواب:- ہر مذہب جب وہ نازل (REVEAL) ہوا ہے اس وقت اُس کی حیثیت پرانے مذہب کے مقابل پر جدید ترین تھی اور جو چیز جدید ترین ہوگی وہ اچھی بھی ہوگی اور وہ اپنے آپ کو اچھا بھی سمجھے گی۔ آپ کبھی یہ نہیں دیکھیں گے کہ نیا ماڈل آیا ہو اور اس میں پرانی غلطیوں کو دہرایا گیا ہو۔ لہٰذا انسانی ترقی میں خواہ وہ مذہب کی دنیا سے تعلق رکھتی ہو یا دوسری دنیا سے۔ ایک چیز ہمیشہ نمایاں دکھائی دیتی ہے کہ ہر نئی آنے والی چیز پرانی سے بہت بہتر ہوتی ہے۔ مذہب کے معاملے میں چونکہ وہ خدا کی طرف سے ہوگا اس لئے وہ پرانی غلطیوں سے جو انسان نے بعد میں داخل کر دی تھیں، پاک ہوگا۔ بعض صورتوں میں تعلیم کے ایسے نئے زاویئے پیش کئے جائیں گے جن سے حسن میں اضافہ ہو جائے گا۔ فرمایا۔ ہر مذہب کو اُس کے سابق کے مقابلے پر جدید ترین اور حسین ترین پوزیشن حاصل رہی ہے۔ لیکن اپنے مستقبل کے مقابلے پر وہ کم درجہ اختیار کر جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔ اب یہاں جو بنیادی سوال اٹھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ کیا یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح چلتا چلا جائے گا۔ اور کیا ہر مذہب کے بعد ایک نیا مذہب جو پہلے مذہب سے بہتر ہو آنا لازمی ہے؟ یا یہ سلسلہ کہیں رک جانا چاہیئے؟ فرمایا اس کا جواب قرآن کریم نے بعض بنیادی امور کی طرف توجہ دلا کر دیا ہے۔ قرآن کریم ہماری توجہ بار بار انسانی رحم میں بچے کی بدلتی ہوئی شکلوں کی طرف دلاتا ہے اور ہمیں یہ نکتہ بتانا چاہتا ہے کہ ارتقاء تو ہے لیکن اس ارتقاء کا ایک منتہا بھی ہے۔ ایک ایسا مقام ہے جس کی طرف وہ چیز حرکت کر رہی ہے اور جب وہ مقام آجاتا ہے تو اس سے آگے بڑھنا بند کر دیتی ہے۔ ہر ایک چیز کا ایک بلو پرنٹ (BLUE PRINT) اور ڈیزائن (DESIGN) ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مختلف آیات میں اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے یہ نقشہ ابھرتا ہے کہ جس طرح کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بنایا کہ ہر چیز اپنے اعلیٰ کی طرف حرکت کر رہی ہے مگر اُس اعلیٰ کا ایک پہلے سے مقرر کردہ ڈیزائن تھا جو انسان کی تخلیق پر جا کر مکمل ہوا۔ اس لئے قرآن کریم بار بار سَوّٰیۡتُہٗ کا لفظ استعمال فرماتا ہے کہ ہم نے انسان میں تخلیق کو کامل کر دیا اور جب انسان بن گیا تو تخلیق کا آخری مقصد پورا ہو گیا۔ اس کے بعد اس کو آگے بڑھانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی قرآن کریم سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مذہبی دنیا میں بھی ہر زمانے میں ہر خطہ زمین پر مذاہب پیدا ہوئے ذرا ایک کرت میں آگے بڑھنا شروع ہوئے۔ ایک کے بعد دوسرا بہتر مذہب آتا گیا یہاں تک کہ قرآن کریم کے مطابق مذہب مکمل ہو گیا۔ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ ... کچھ عرصہ تک مذہب کی دنیا میں بھی وہی عمل دہرایا گیا —

"کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔"
(ایام الصلح ص)

27.0441
GLOBEXPORT
فون:-
گرام:-
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۲ بی راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۷

جو زندگی کی نشو و نما کے لئے اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصہ میں کائنات کی ترقی کے لئے اختیار کیا تھا وہی ہاتھ کار فرما ہے۔ وہی ڈیزائن ہے۔ اس میں وحدت کا مضمون بھی نظر آ رہا ہے۔ ایک ہی خالق ساری دنیا کو پیدا کرنے والا ہے جو مادی دنیا کو بھی پیدا کر رہا ہے اور اُن کو مختلف ادوار میں سے گزار کر تکمیل کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور مذہبی دنیا کو بھی اسی طرح ابتدائی مراحل میں سے گزار کر ایک اعلیٰ ڈیزائن کی طرف لے جا رہا ہے۔ یہاں بھی وہی ڈیزائن ہے، وہی نقش موجود ہے۔ اس شکل میں آپ سوال یہ اُٹھے گا کہ کیا آخری مذہب آ چکا ہے یا یہ سلسلہ ابھی جاری رہے گا؟ اور دوسرا یہ بنے گا کہ کس طرح پتہ چلے گا کہ آخری مذہب آ چکا ہے؟

ان دونوں سوالات کے جوابات کے لئے ہمیں مذہبی کتب دیکھنی پڑیں گی۔ کیونکہ کسی مذہب کا آخری ہونا اتنا بڑا واقعہ تھا کہ اُس مذہب کو بتانا چاہیئے تھا کہ وہ آخری مذہب ہے۔ چُپ کر کے آخری مذہب آ جائے حتیٰ کہ اُس وقت کے لوگوں کو بھی نہ پتہ چلے کہ وہ آخری مذہب ہے، بڑی بیوقوفوں والی بات ہے۔ ایسی بات خدا کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی۔ اس پوائنٹ (POINT) کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے اور دنیا کے سامنے ایک عظیم الشان اصول پیش فرمایا ہے کہ ساری دنیا کی کتابوں کا جائزہ لے لیں۔ ایک کتاب بھی یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ میں آخری اور کامل ہوں۔ جب یہ دعویٰ ہی موجود نہیں تو وہ آخری مذہب کیسے ہو سکتے ہیں؟ آخری مذہب کا دعویٰ سوائے اسلام کے اور کہیں موجود نہیں۔

جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں تو اس میں نہ صرف آخری ہونے کا دعویٰ موجود ہے بلکہ اس کے ثبوت میں ایسے دلائل بھی موجود ہیں جن کو دنیا میں کوئی رد نہیں کر سکتا مثلاً قرآن کریم ایک دلیل یہ دیتا ہے کہ اگر مذہب آخری ہے تو آخری مذہب کی کتاب کو محفوظ ہونا چاہیئے۔ ورنہ اگر آخری ہوا اور بگڑنا شروع ہو جائے اور اس میں تبدیلیاں واقع ہونا شروع ہو جائیں تو وہ آخری کیا، وہ تو بے حقیقت ہو گیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ گذشتہ ساری کتب کو دیکھ لو وہ بگڑنا شروع ہو گئیں اور آہستہ آہستہ متروک (ABANDONED) ہو گئیں۔ ایسی سڑکیں تھیں جن کی کچھ دیر مرمت ہوتی رہی اس کے بعد مرمت ہونا بند ہو گئی۔ اور ختم ہو گئیں اور ان کی افادیت ختم ہو گئی۔ قرآن کریم نے اُس وقت دعویٰ کیا کہ میں آخری کتاب ہوں اور ابھی بتا دیتا ہوں کہ اس کے آخری ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ یہ کتاب انسانی دست برد سے محفوظ رہے گی۔ یہ قیامت تک اسی طرح رہے گی اور کبھی نہیں بدلے گی جبکہ مذہب کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی میں کر دیا اور پھر کھلے لفظوں میں اس کی مکمل حفاظت کے انتظامات کا وعدہ خود دیا۔ اس طرح اس دعوے کو غیر معمولی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے اور یہ اسلام کے آخری مذہب ہونے کا ثبوت ہے۔

اسی میں اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ گذشتہ مذاہب اور آخری مذہب میں رابطہ ہونا چاہیئے۔ اگر عقلی لحاظ سے اس کی جستجو کی جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی ترقی جاری ہے۔ تمدن میں، تہذیب میں، سیاست میں، معاشرے میں۔ تو ہم اس مذہب کو چودہ (۱۴۰۰) سو سال پہلے نازل ہوا تھا کیوں آخری مذہب سمجھ لیں۔ کوئی اصول ایسا ہونا چاہیئے جس سے ہم یہ سمجھ لیں کہ ہاں یہ مذہب آخری مذہب ہے اور یہ تعلیم ایسی ہے جس کو زمانہ تبدیل نہ کر سکے۔ جب تک ہم اس بنیادی سوال کا جواب نہ دے لیں (غرض) قرآن کریم کا دعویٰ اس کے محفوظ ہونے کے متعلق کافی نہیں کیونکہ جو قرآن کریم کو نہیں مانتا اس کا دل اس سے مطمئن نہیں ہو گا وہ کہے گا کہ یہ کافی نہیں۔ ہو سکتا ہے محفوظ ہو گئی ہو۔ آج کل زمانہ ہی ایسا آ گیا ہے کہ کتابیں محفوظ کی جا سکتی ہیں قرآن کریم بھی ایسے زمانے میں آ گیا اور محفوظ بھی ہو گیا۔ لیکن آخری ہونے کے لئے عقل کو مطمئن کرنے کے لئے مزید دلائل چاہئیں۔ اگر آپ وہ دلائل نہ دے سکیں تو پھر بہائیت کی بات بھی سننی پڑے گی۔ لہٰذا یہاں بھی قرآن کریم نے اصول پیش فرما دیئے ہیں۔ اور ان کے لئے دلائل بھی پیش کرتا چلا گیا۔ ان میں سے ایک اصول جو پیش فرمایا وہ یہ تھا کہ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا (البقرہ ۱۰۷:۲) یعنی جب ہم ایک آیت منسوخ کرتے ہیں یہاں آیت سے مراد احکام الٰہی ہیں۔ یتلوا علیھم آیاتہ کا مضمون ہے یعنی شریعت اور تعلیم کی بات کی جا رہی ہے۔ فرماتا ہے کہ ہم نے ایک اصول بنا لیا ہے۔ اور اس سے بہتر اصول پیش نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ ہے کہ جب ہم ایک تعلیم کی جگہ دوسری تعلیم لے کر آتے ہیں تو اس کے پیچھے دو حکمتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس تعلیم کو لوگوں نے بھلا دیا ہو اور وہ یادوں سے مٹ چکی ہو اس وقت اس تعلیم کو دوبارہ اجاگر اور بحال کر دیں۔ دوسرا وہ تعلیم زمانے کے لحاظ سے مطابقت نہ کھاتی ہو اور زمانہ آگے نکل چکا ہو۔ ان دو کے علاوہ تبدیلی کا کوئی جواز نہیں مذہب کو بدلنے کا۔ یعنی یا تو مذہب والوں نے خود ہی اس کو دخل اندازی کر کے بدل ڈالا ہو یا اللہ تعالیٰ نے یہ محسوس کیا ہو کہ اب یہ تعلیم انسان کے لئے کافی نہیں کیونکہ انسان آگے نکل چکا ہے۔ یہ ایک غیر مبدل اصول ہے جس پر ہم قرآن کریم کی تعلیم کو پرکھیں

جہاں تک ننسہا (بھلا دینا) کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو غیر مبدل کر کے اس کا امکان ختم کر دیا ہے۔ اس کی گنجائش نہیں رہتی۔ جہاں تک بعد میں بہتر کے آنے کا تعلق ہے اس کا جواب قرآن کریم نے یہ دیا ہے کہ ہم نے تعلیم مکمل کر دی اور مکمل پر مزید اضافہ نہیں ہو سکتا۔ ترقی اس وقت تک ہوتی ہے جب تک کوئی چیز مکمل (COMPLETE) نہ ہو جائے۔ مکمل پر مزید تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اس سوال کا جواب کہ ہم کس طرح مان لیں کہ قرآن کریم کی تعلیم مکمل ہے۔ قرآن کریم نے کسی ایک جگہ جواب نہیں دیا بلکہ الگ الگ مختلف جگہوں پر دے کر ہمارے سامنے ایک مکمل نقشہ کھینچ دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ یہ مذہب ایسا ہے جس کا فطرت انسانی سے تعلق ہے اور جس مذہب کی بنیاد فطرت انسانی پر ہو وہ تبدیل نہیں ہو سکتا کیونکہ فطرت انسانی تبدیل نہیں ہوتی۔ اگر فطرت کے تقاضے بدل جائیں تو پھر اس مذہب کو لازمی بدلنا پڑے گا۔ لیکن فطرت، وقت اور زمانے کی قید سے آزاد ہے۔ لہٰذا جب فطرت تبدیل نہ ہو تو ایسے بنیادی اصول جو فطرت انسانی کی بناء پر وضع کئے جائیں، وہ تبدیل نہیں ہو سکتے۔ اب یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ کیا باقی مذاہب انسانی فطرت کے خلاف تھے فرمایا۔ بے شک ہر مذہب فطرت کے مطابق تھا لیکن فطرت کے مطابق غیر مکمل تعلیم، دونوں ممکن نہیں۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں تعلیم کے ارتقاء کو تاریخی پس منظر میں دیکھنا پڑے گا۔ یہودیت اور عیسائیت کی تعلیم فطرت سے تعلق رکھنے والی نامکمل تعلیم تھی جو اسلام تک پہنچتے پہنچتے مکمل فطرتی تعلیم ہو گئی۔ اب میں اس سلسلے میں ایک مثال دیکر سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مثال پر بڑا زور دیا ہے کیوں کہ یہ بہت جلد سمجھ میں آنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ انتقام پر زور دو۔ تمہاری قوم اس وقت تک دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتی جب تک ان کو جبراً انتقام پر مجبور نہ کیا جائے کیونکہ وہ صدیوں سے فرعون کے مظالم کا نشانہ بن بن کر مکمل طور پر بے غیرت ہو چکی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ کی قوم کو معاف کرنے کا حکم دیتا تو چونکہ وہ بزدل تھے انہوں نے تو معاف ہی کرتے جانا تھا۔ ان کو اپنا حق لینے کا تو وہم بھی نہ آتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو یہ تعلیم دی کہ انتقام پر زور دو۔ آپؑ نے اس پر بڑا زور دیا۔ ان سے معافی کا حق چھین لیا اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجبور ہو گئے کہ اپنا حق لیں اور ان کھوئی ہوئی انسانی قدروں کی طرف واپس آنا شروع کر دیں جن سے وہ ایک لمبے عرصے سے محروم تھے۔ اس تعلیم کو غیر فطری کون کہہ سکتا ہے؟ وہ زمانے کے حالات کے مطابق فطری ہے اور عین فطری ہے۔ پھر آہستہ آہستہ انہوں نے اصلاح کر لی۔ لیکن درمیان میں ٹھہرنے کی بجائے وہ آگے نکل گئے اور انتقام میں اتنے سخت ہو گئے کہ معاف کرنا ہی بھول گئے۔ تب قرآن کریم نے فرمایا کہ تمہارے دل سخت ہو گئے اور تم نے انتہائی ظلم کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت اللہ تعالیٰ نے اُن سے انتقام کا حق چھین لیا اور ان کو صرف معاف کرنے کے لئے کہا۔ کیونکہ اگر ان کو انتقام کی اجازت بھی ہوتی تو انہوں نے معاف نہیں کرنا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس وقت اُن کو صرف معاف کرنے کی اجازت دی۔ اسی طرح انسان ترقی کرتے کرتے بلوغت کے مقام پر پہنچ گیا تب آخری مذہب، جس نے تمام دنیا کو اپنے جھنڈے تلے سمیٹنا تھا، وہ ظاہر ہوا۔ یعنی اسلام۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس نے اس تعلیم میں کیا بات پیدا کی جس سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم مکمل ہو گئی ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہر شخص کو انتقام کا حق ہے۔ لیکن اس کو انتقام کے سلسلے میں حد سے بڑھنے کا حکم نہیں۔ فرمایا تم اتنا ہی انتقام لے سکتے ہو جتنا تم پر ظلم ہوا ہے۔ اس سے ایک ذرہ بھی آگے نہیں بڑھنا لیکن اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا۔ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ۔ یعنی جو معافی دے اس شرط کے ساتھ کہ معافی کے نتیجے میں اصلاح ہو۔ مجرم کا حوصلہ نہ بڑھے بلکہ صرف اس معافی دینے کی اجازت ہے جس کے لئے معافی بہتر ہے۔ اس

کو فطری تعلیم کا مکمل ہونا کہتے ہیں۔ آج تمام دنیا کے دانشور اس تعلیم کو سامنے رکھ کر دیکھ لیں اور اس تعلیم پر چودہ (۱۴۰۰) سو سال گذرنے کے بعد اس میں اصلاح کر کے دکھا دیں۔ اس پردہ کیا اصلاح کرینگے۔ اس میں کچھ اضافہ کچھ ترمیم کر کے دکھا دیں تاکہ زمانے کے مطابق ہو جائے۔ کوئی اس کا جواب نہیں دے سکتا جہاں کوئی تبدیلی کرے گا مار کھائے گا۔ اس طرح دوسری تعلیمات کا بھی یہی حال ہے۔ دوسرے مذاہب سے مقابلہ کرتے کرتے اسلام تک آئیں گے تو یہی شکل پیدا ہوگی۔ کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی جہاں کوئی کوشش کرے گا۔ مار کھائے گا۔

سوال:- باوجودیکہ یہ زندگی عارضی ہے۔ پھر بھی انسان کو دولت کمانے کی حرص ہوتی ہے۔ کیا یہ خواہش فطری ہے۔ یا کیسی؟ اور اس کے متعلق اسلام کا نظریہ کیا ہے؟

جواب:- فرمایا، انسانی زندگی کے عارضی ہونے کا اس خواہش سے کوئی تعلق نہیں۔ زندگی خواہ چند سال کی ہو یا ہزار سال کی، تمنا مزید کی ہوتی ہے۔ عمر کے لحاظ سے بھی اور دولت کے لحاظ سے بھی، قرآن کریم نے اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہیں خواہ کتنی بھی بڑی عمر دے دیں تم پھر بھی یہی کہو گے کہ ابھی اور بھی مل جائے تو اچھا ہو۔ اور دولت کے لحاظ سے انسان کا یہ حال ہے کہ اگر سونے سے بھری ایک وادی اس کو مل جائے تو وہ اور کی تمنا کرے گا۔ قرآن کریم کے علاوہ یہ مضمون احادیث میں بھی بکثرت بیان کیا گیا ہے۔ یہ فطرت کا معاملہ ہے۔ خدا نے انسانی فطرت میں مزید کی تمنا رکھ دی ہے۔ اور یہ تمنا اس کی ترقی کی خاطر رکھی گئی ہے۔ اب اس کو اگر آپ چاہیں تو صحیح مقصد کی خاطر استعمال کریں اور اگر چاہیں تو غلط مقصد کے لئے استعمال کر لیں۔ اگر یہ MOTIVE FORCE نہ ہوتی تو مذہب بھی پیدا نہ ہوتا۔ فرق صرف یہ ہے کہ اگر اس طاقت کو غلط مقصد کے لئے استعمال کریں گے تو مادہ پرستی کا رجحان بڑھتا چلا جائے گا۔ اور مادی اشیاء کی حرص بڑھے گی۔ اگر اس کا رخ صحیح متعین کر لیں گے تو پھر روحانی اور علمی دولت اور اللہ تعالےٰ سے قرب کی تمنا بڑھتی چلی جائے گی۔ دونوں حالتوں میں جوں جوں ترقی ہوتی جائیگی، خواہش بھی بڑھتی جائے گی۔ اس لئے اپنی ذات میں یہ تمنا بڑی نہیں بلکہ انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے۔ اب یہ ہر انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس کا استعمال اچھے معنوں میں کرتا ہے۔ یا برے معنوں میں

(بشکریہ ہفت روزہ البشیر لندن مورخہ یکم و ۱۵؍ جنوری ۱۹۸۸ء)

مجلس عرفان منعقدہ مسجد فضل لندن مورخہ ۸؍ جنوری ۱۹۸۸ء

سوال:- گیتا میں تہتر نمبر کا ایک شلوک ہے جس میں کرشن کنہیا کے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ہمارے مذہب میں بھی ایک اوتار آنے والا ہے۔ ہر مذہب کے اپنے اپنے اوتار ہوتے ہیں (ایک ہندو دوست کا سوال)

جواب:- جہاں تک اپنے اپنے اوتار کا تعلق ہے میں آپ کو تمام مسلمانوں کی طرف سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلعم کو قرآن کریم نے تمام انبیاء سے افضل ہی قرار نہیں دیا بلکہ معراج کی تمثیل میں آپ کو یہ درجہ بھی دیا گیا ہے کہ سارے نبی آپ کی امامت میں نماز پڑھتے ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ اس کا مطلب یہ سمجھتی ہے کہ اس میں ایک ایسے زمانے کی خوشخبری دی گئی ہے جس وقت تمام انبیاء کرام کے پیروکار آپ کی امت میں شامل ہو جائیں گے۔ اگر اس کے پیچھے کوئی اہم پیغام نہ ہوتا تو پھر تمام انبیاء کا محض آپ کے پیچھے نماز پڑھنا حقیقت میں کوئی معنے نہیں رکھتا۔ ہم آنحضرت صلعم کے معراج سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس میں آپ کو یہ خوشخبری دی گئی تھی کہ اسلام چونکہ دنیا کا آخری عالمگیر مذہب ہے اس لئے ساری دنیا کے انبیاء آپ کی غلامی میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ پیشگوئی دو طریقوں سے پوری ہوگی۔ ایک تو یہ کہ تمام انبیاء کی پیروکار امتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہو جائیں گی اور آپ کی غلامی کو قبول کر لیں گی۔ دوسرا یہ کہ تمام انبیاء نے جو اپنے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کی ہے وہ الگ الگ آنے کی بجائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئیں گے۔ قرآن کریم نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ (مرسلات ۷۷:۱۲)

وہ زمانہ یاد کرو جس وقت تمام گذشتہ گذرنے والے انبیاء وقت مقررہ پر دوبارہ مبعوث ہوں گے۔ حضور نے فرمایا وہ کن معنوں میں دوبارہ مبعوث ہوں گے۔ اس کی تفصیل میں بتاتا ہوں۔ مثلاً کرشن نے جو وعدہ کیا ہے کہ میں آؤں گا اور آپ ایک ہندو کرشن کا انتظار کر رہے ہیں لیکن اگر وہ اسلام میں پیدا ہو جائیں اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غلامی کا دعوے کریں اور آپ کی امت میں آنے پر فخر کریں اور اللہ تعالیٰ ان کا ایک نام کرشن بھی رکھ دے کہ تم وہی کرشن ہو جس کا ہندو قوم کا وعدہ دیا گیا تھا تو وہ وعدہ تو پورا ہو گیا لیکن بظاہر مسلمان سمجھے کہ وہ وعدہ پورا ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ میں آؤں گا اور ساری عیسائی دنیا کا انتظار کر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ ہاں مسیح آئیگا تو ضرور مگر تمہاری امت میں آئے گا۔ اب عیسائی تو عیسیٰ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اب اگر وہ مسلمانوں میں آگیا تو ان کو سمجھ نہیں آئی گی۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے اس طرح دونوں وعدے پورے کر دیئے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے کیا ہوا وعدہ کہ تمام نبی تمہاری امت میں آئیں گے۔ یہاں پر ہندو بھائی نے کہا کہ ہمارا خواہش ہے کہ کرشن ہندوؤں میں آئے گا۔ اس پر حضور اقدس نے فرمایا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ آپ کا کیا ایمان ہے۔ اسی لئے اسلامی فلسفہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ حضور نے مزید فرمایا کہ اسلام کے نزدیک ہر نبی خواہ کسی مقام یا زمانے میں آیا ہو سچا ہے لیکن بعد میں اس کے پیغام کو لوگوں نے بگاڑ دیا اور جب پیغام بگڑا تو خدا نے کسی اور کو بھیجا اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا ہندوستان میں بھی جاپان و چین میں بھی۔ اسی طرح ایران میں زرتشت آئے ان کا ایک سلسلہ چلا لیکن یہ سلسلہ وقتی تھا، ہمیشہ کے لئے نہیں تھا۔ لیکن ایک مذہب خدا نے آخر میں ایسا بھی بھیجنا تھا جو سب دنیا کے انسانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرتا اور وہ مذہب اسلام ہے۔ قرآن کریم کے مطابق وہ نبی، اگر ایسا نہ ہو تو دوسری طرف جو صورت [illegible] ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھیج رہا ہے کہ سب دنیا کو اسلام کی طرف بلاؤ دوسری طرف مسیح کو بھجوا کر دنیا کو تثلیث کا پیغام دلوا رہا ہے اس طرح سر پر نبی یہودیوں کا نمائندہ بن کر آجائیں اور زرتشت آکر اپنے مذہب کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کریں تو اس طرح مذاہب دنیا اچھی خاصی چھلی مارکیٹ بن جائے گی۔ جہاں ہر طرف سے آواز آرہی ہے۔ میری طرف آؤ۔ میرا خیال اس دنیا کے خالق و مالک خدا کی طرف نامعقول حرکت منسوب کرنا ہرگز درست نہیں آنے والا ایک ہی ہوا کرتا ہے اور ایک ہی خدا کی طرف بلاتا ہے اس کو نام مختلف مل جاتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام جامع رکھا گیا ہے اور حاشر بھی رکھا گیا ہے۔ جامع کا مطلب ہے تمام انبیاء کی امتوں کو ایک امت میں اکٹھا کرنے والا اور یہ سب کچھ آخری زمانے میں ہونا مقدر تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو جب کرشن کا خطاب دیا تو مسلمان اس بات کو سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے طعن و تشنیع کرنے لگے کہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں غلام محمد ہوں اور ساتھ ہی اپنا نام کرشن بتاتا ہے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح کرشن کا دوبارہ آنے کا وعدہ بھی پورا ہو گیا اور اللہ تعالےٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ بھی پورا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور حدیث میں آتا ہے کَانَ فِی الْهِنْدِ نَبِیٌّ اَسْوَدُ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ کاہنا کہ ہندوستان میں

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ایک ہی تھا جس کا رنگ سیاہ تھا اور اس کا نام کاہن تھا۔ کاہن اور کنہیا میں کوئی فرق نہیں یہ حضرت کرشنؑ کے ہی نام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کرشن کے آنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے کر واضح کر دیا کہ کرشن دوبارہ مسلمان کی حیثیت سے آئے گا۔ ہم ناموں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اصل میں دین کا مقصد خدا تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نئے نام سے دین بھیج دے تو اگر خدا سے محبت ہے تو پھر دین کو خدا سچا کہہ دے اس کی طرف آ جانا چاہیئے جس نے تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا تھا اور آخری شریعت لے کر آنا تھا وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب قرآن کریم کے اس دعویٰ کے بعد جب ہم دیکھتے ہیں کہ کرشن جی مہاراج کہتے ہیں کہ میں آؤں گا۔ بدھ کہتے ہیں میں آؤں گا۔ اور زرتشت کہتے ہیں میں آؤں گا۔ کنفیوشس کہتے ہیں میں آؤں گا۔ تو کیا یہ تماشا ہوگا۔ (نعوذ باللہ) ایک طرف تو یہ تمام اللہ تعالیٰ کے راستباز بندے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ دعویٰ کر رہے ہیں دوسری طرف اُس خدا نے عالمگیر اور آخری نبی بھی بھیج دیا اور اس کی اُمت کو آخری امت قرار دے دیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان پرانے انبیاء کے ساتھ کیا گیا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔ یا نعوذ باللہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غلط وعدہ کیا۔ یہ ایک مسئلہ پیدا ہوگا۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ مضمون خوب اچھی طرح سمجھا دیا اور واضح کر دیا کہ اصل بات کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ بات غلط ہے عیسیٰ دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ بلکہ فرمایا کہ آئے گا تو ضرور مگر میری امت میں میرے تابع آئیگا۔ اور دراصل یہ قرآن کریم کی آیت وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ کی تشریح ہے کہ سارے رسول ہی آئیں گے اور ایک وقت آئیں گے اور جو وقت خدا نے مقرر کیا ہے اس وقت آئیں گے۔ لیکن غلام محمد کی حیثیت سے اس کے مذہب میں آئیں گے نہ کہ اپنے اپنے مذہب کا ڈھنڈورہ پیٹنے کے لئے۔ کیونکہ اسلام سے پہلے کے تمام مذاہب پہلے سے ہی کر ختم ہو گئے ہیں۔ مذاہب نے دوبارہ ایک ہاتھ پر اس طرح اکٹھے ہونا ہے کہ بدھ بھی بطور مسلمان بدھ کے آئے گا اور زرتشت بھی بطور مسلمان زرتشت کے آئے گا۔ اور اس طرح ایک ہی شخص میں دونوں پیشگوئیاں پوری ہو جائے گی۔

سوال :- بذات خود مذاہب کی حقیقت کیا ہے؟ ان کا اجراء اس وقت ہوا جبکہ دنیا اپنے زرعی دور میں داخل ہو چکی تھی تو کیا مذہب کا جاگیرداری سے کوئی تعلق ہے؟

جواب :- فرمایا! نہ صرف یہ کہ مذہب کا براہ راست زراعت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کے تعلق سے جس باغ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں آدم کی اپنی کسی کوشش کا ذکر نہیں ملتا۔ وہ لوگ صرف درختوں سے پھل وغیرہ لے کر کھا لیا کرتے تھے۔ ان درختوں کو اگانے میں ان کا کوئی ہاتھ نہ تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو جب پہلی بار مذہب ملا ہے وہ زرعی حیثیت سے بالکل ناواقف تھا۔ سائنس دان اس دور کو گیدرنگ (Gathering) کا دور کہتے ہیں۔ [illegible] (زراعت) کا دور وہ ہے جب انسان اپنی زندگی کی ضرورت کا خود کفیل ہونے کے لئے محنت کر کے پلانٹیشن (Plantation) کرتا ہے۔ جہاں تک زراعت کا زندگی سے تعلق ہے اور اگر زرعی دور سے آپ کی مراد نباتات کھانا اور پھل کھانا ہے تو اس کا تعلق ابتدائی زندگی سے بھی تھا۔ یعنی انسان کے پیدا ہونے سے اربوں سال پہلے جو بھی زندگی تھی اور جس شکل میں بھی تھی اس کا گذارہ نباتات پر ہوتا تھا۔ لہٰذا آپ اس سوال کو اس حیثیت سے پیش کریں کہ مذہب کا جاگیرداری نظام یا ایکسپلائیٹیشن سے کیا تعلق ہے۔ مارکس (Marks) مذہب کو زمانے کی پیداوار کہتا ہے۔ یہ بات درست نہیں اس لئے کہ سب سے پہلے مارکس خود زمانے کی پیداوار تھا جب وہ باقی چیزوں کو زمانے کی پیداوار کہتا ہے۔ تو خود بھی اس پلیٹ فارم پر بیٹھا ہوا ہے۔ جس شاخ کو وہ کاٹ رہا ہے وہ خود بھی تو اسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اینجل بھی زمانے کی پیداوار بنتا ہے۔ اور انیسویں صدی کا جتنا بھی یورپین فلسفی ہے وہ اپنے زمانے کی پیداوار ہے۔ ان کے سامنے مذہب کا تصور عیسائیت نے پیش کیا۔ ان کے سامنے بگڑے ہوئے عیسائی ایکسپلائیٹرز (ناجائز فائدہ اٹھانے) کا مذہبی کردار تھا۔ ان کے سامنے چرچ تھا جو سب سے زیادہ امیر تھا پھر ان کے مدنظر نہایت قیمتی فاخرانہ لباس میں پھرنے والے عیسائی پادری تھے جو کھوکھا ایکڑ زمین کے مالک تھے۔ ہر ملک میں ان کا یہی حال تھا۔ ایک وقت چرچ بے حد طاقتور اور منظم تھا۔ بعض اوقات ان کے سامنے بادشاہ بھی کانپتے تھے دنیاوی لحاظ سے وہ نہایت شان شوکت اور رعب و دبدبہ والے تھے لیکن ان میں روحانیت کوئی باقی نہیں رہ گئی تھی۔ ان کے کردار گندے تھے ان کی وجہ سے ہی کیپٹلزم اور اشتراکیت کی بناء پڑی۔ تمام مذاہب کی ابتداء انبیاء کرام کی ذات بابرکت سے ہوئی ہے اور ان کی تعلیم اور سنت ہی اس مذہب کا لب لباب ہوتا ہے آج کی عیسائیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اور سنت پر ہرگز چسپاں نہیں ہوتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کبھی جاگیرداری نظام کی پیروی کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے ایسی کوئی تعلیم دی ہے۔ اُن کی تعلیم تو یہ تھی کہ تم کشکول لے کر نکل جاؤ غریبی بہتر ہے۔ کوئی امیر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ تو اشتراکیت کی (اگر اشتراکیت کہنا جائز ہے تو) انتہائی شکل ہے جو مارکس کو بھی معلوم نہیں تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام لگانا کہ وہ استعماری طاقتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے مذہب کا بہانہ لے کر آئے تھے بالکل بے معنی ہے کیونکہ ان کی ساری زندگی اس بات کو غلط اور جھوٹا ثابت کرتی ہے۔ ان کی زندگی کا کوئی ایک دن یا ایک دن کا کوئی ایک لمحہ جو کسی بدر زردار نظر سے کی حفاظت کے لئے خرچ ہوا ہو یا عملاً آپ نے اس قسم کی زندگی گزاری ہو اسی لئے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کو انبیاء سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں سب سے زیادہ سختی کے دن ان کے اوپر گذر نے دیتا ہے تاکہ بعد میں کوئی ظالم اعتراض نہ کرے۔ ورنہ اگر انبیاء خدا کو پیارے ہیں تو جب سب کائنات انہی کی ہے تو وہ ان کو سب سے زیادہ عیش و عشرت کے سامان مہیا کر سکتا تھا۔ لیکن اس کی بجائے جو کی روٹی کھا کر گذارہ ہو رہا ہے۔ کئی کئی دن روٹی نہیں مل رہی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کئی کئی دن ہمارے گھر سے آگ کا دھواں نہیں اُٹھتا تھا۔ جو غذا نے بھیج دیا کھا لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ ایسی سخت چٹائی تھی کہ جسم پر چٹائی کے نشان پڑ گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپؐ کائنات کے مالک خدا کے سب سے پیارے وجود ہیں ایسا عظیم الشان آپؐ کا مقام ہے اور آپؐ اس حال میں پڑے ہوئے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میری حالت تو مسافر کی طرح ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے آرام کے لئے رُک جاتا ہوں ورنہ میرا لمبا سفر ہے۔ میں نے بہت کام کرنے ہیں مجھے ان چیزوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک واقعہ ہی مارکس کی ساری محنت کو کالعدم قرار دے دیتا ہے۔ اس کے سارے فلسفے کو جھوٹا ثابت کر دیتا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت امیر تھیں۔ ساری زندگی کی دولت جس کے کمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی بہت ہاتھ تھا کیونکہ آپؐ کی دیانت اور تقویٰ و فراست کی وجہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مال میں برکت پڑی تھی کیونکہ آپؐ شادی سے قبل ان کے منیجر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سارا مال و دولت آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جسکو آپؐ نے دوسرے دن غرباء میں تقسیم کر دیا کیا یہ ہے بورژوا طاقتوں کا نمائندہ مذہب ؟ مجھے مذاہب میں سے ایک مذہب بھی ایسا بتائیں جو مارکس کی اس تھیوری پر پورا اترتا ہو۔ بگڑے ہوئے مذہب کو معیار بنا کر اس پر اپنے فلسفے کی بنیاد کو رکھ لینا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۱۲ر فروری ۱۹۸۸ء)

ضروری تصحیح

بدر پرچہ ۳ ؍ ۸۸ء کے صفحہ ۲ کالم ۴ پر "اخبار احمدیہ" کے تحت محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ مرحومہ کے شوہر کا نام سہو کتابت سے "صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب" کی بجائے "صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب" لکھا گیا ہے اس فروگزاشت کیلئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے پرچہ میں اس کی درستی کر لیں۔

(ایڈیٹر)

قسط دوئم

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے!

تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

اب آیئے کلمہ طیبہ کے دوسرے حصّہ یعنی رسالتِ محمدی کی طرف۔

خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو رحمۃ للعالمین قرار دیا اور فرمایا کہ آپ کی رحمت تاقیامت جاری رہے گی۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کا سب سے بڑا مقام جس میں دوسرا کوئی آپ کا شریک نہیں مقامِ ختمِ نبوت ہے۔ اِس مقام کی عظمت یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ جملہ انبیاء سابقہ کا روحانی فیضان ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔ اور آئندہ آپ کی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ ہی رہتی دُنیا تک ہر قسم کا فیضان جاری رہے گا۔ پس آئندہ حضور صلعم کے توسط سے ہی ہر قسم کی روحانی نعمت حتیّٰ کہ نبوت بھی مل سکتی ہے۔

لیکن موجودہ مسلمانوں اور ان کے نام نہاد علماء نے آپ کے اِس عظیم مُقام کو گرا کر یہ کہہ دیا کہ اِس مقام کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ سے ہمیشہ کے لئے خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت کے دروازے کو بند کر دیا ہے یعنی نبوّت کو ختم کر دیا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آکر حضور صلعم کے اِس مقام کی حقیقت بیان فرمائی اور بتایا کہ آئندہ حضور صلعم کی پیروی اور اطاعت کے ساتھ ہی ہر قسم کی روحانی نعماء وابستہ ہیں حتیٰ کہ آپ کی پیروی کے نتیجہ میں ایک شخص نبوّت کا مقام تک حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے لئے بھی آپ نے اپنے وجود کو دُنیا کے سامنے پیش فرمایا اور بتایا

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزماں ہے

نیز فرمایا:۔

”یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے ملا ہے۔ اگر میں آنحضرت صلعم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی کبھی یہ شرفِ مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔“

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴۔۲۵)

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پس کلمہ طیبہ کے بارے میں یعنی توحید وصفاتِ باری تعالیٰ اور رسالتِ محمدی صلعم کے بارے میں جماعت احمدیہ کا جو عقیدہ ہے وہی اِسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

منکرینِ احمدیت کی طرف سے جماعت احمدیہ پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ احمدی دل سے کلمہ طیبہ نہیں پڑھتے ہیں بلکہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ صلعم سے مراد اپنی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو لیتے ہیں۔

اِس الزام تراشی کا ہماری طرف سے پہلا جواب تو یہی ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ دوسرا جواب حضرت رسول کریم صلعم کی طرف سے یہ ہے کہ ”ھلا شققت قلبہ“ کہ کیا تم نے ہمارے دلوں کو چیر کر کے دیکھا ہے کہ احمدیوں کا کلمہ منہ میں کچھ اور ہے اور دل میں کچھ اور۔

کلمہ طیبہ کے بارے میں جماعت احمدیہ کے واضح موقف کے مقابل پر مُلّاؤں کا اپنا عقیدہ ملاحظہ ہو کہ بریلویوں کی ایک کتاب دیوبندی مذہب صفحہ ۳۸۶ میں مرقوم ہے۔

”مشہور دیوبندی رسالہ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۳ عدد ۸ صفحہ ۳۵ پر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے کسی مُرید کا یہ خواب درج ہے کہ اُس نے لا اِلٰہ اِلّا اللہ اشرف علی رسول اللہ کے الفاظ میں کلمہ اور اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کے الفاظ میں درود شریف پڑھا۔ جناب تھانوی صاحب نے اِس خواب کا معتبر اور رحمانی ہونے کی تصدیق کی جو اِسی رسالہ میں موجود ہے اندریں صورت پوری ملّت اسلامیہ یہ کہنے کا حق رکھتی ہے کہ دیوبندیوں کا اصل کلمہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ اشرف علی رسول اللہ ہے۔ اور اگر وہ کلمہ طیبہ پڑھتے بھی ہیں تو محض دھوکہ اور فریب دینے کے لئے اور محمد رسول اللہ سے اُن کا مقصد مولوی اشرف علی تھانوی کی ذات ہوتی ہے نہ کہ حضرت محمد عربی صلعم۔“

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کے متعلق لکھا ہے:۔

”ایک شخص نے خواجہ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مرید ہو جاؤں کہا لا اِلٰہ اِلّا اللہ چشتی رسول اللہ کہو۔ اُس نے ایسا ہی کہا خواجہ نے اُسے مرید کر لیا۔“

(صفات العارفین صفحہ ۴۳)

اصل میں یہ حضرت خواجہ صاحب پر صریح طور پر ایک ظالمانہ الزام ہے۔

اِس موقعہ پر ایک نہایت دردناک اور دل ہلا دینے والے واقعہ کا اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک طرف احمدیوں کے لئے جو صحیح معنوں میں کلمہ طیبہ کے پاسبان اور شیدائی اور فدائی ہیں حج بیت اللہ شریف کا فریضہ ادا کرنے میں مختلف قسم کی روکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ لیکن دوسری طرف اسی سال عین مقاماتِ مقدسہ یعنی مکہ مکرمہ کو خدا تعالےٰ نے بلد الامین اور دار السلام قرار دیا تھا اور جس قبلہ کی طرف منہ کر کے مسلمان اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں اسی مسجد الحرام کے سامنے عین حج کے موقعہ پر مسلمان کہلانے والے ایک گروہ نے نہایت خطرناک خونی ڈرامہ کھیلا جس سے چار صد سے زائد معصوم مسلمانوں کا قتلِ عام ہُوا اور ہزاروں مسلمان زخمی ہوئے۔ آپ کو سُن کر تعجب ہوگا کہ وہ حملہ آور یہ نعرے لگا رہے تھے گویا کہ یہ کلمہ پڑھ رہے تھے۔ لا اِلٰہ اِلّا اللہ سعودی امریکہ عدوّ اللہ۔ لا اِلٰہ اِلّا اللہ سعودی اسرائیل عدوّ اللہ۔

احبابِ کرام! یہ واقعہ سوچنے سمجھنے والوں کے لئے ایک تازیانۂ عبرت ہے۔

پچھلے ۹۰ سال تک ہم پر اسی قسم کا الزام عائد کیا جاتا رہا کہ جماعت احمدیہ کا کلمہ اور ہے۔ لیکن جب اُنہوں نے دیکھا اِس جھوٹ اور افتراء پردازی سے کوئی اثر پیدا نہیں ہو رہا ہے تو اب یہ کہنے لگے ہیں کہ چونکہ ہم نے احمدیوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دیا ہے اس لئے انہیں یہ حق نہیں کہ وہ ہماری طرح کلمہ پڑھیں۔ گویا کہ وہ لوگ اب خود اِس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ احمدیوں کا کلمہ وہی تھا جو ہمارا تھا ہم پچھلے ۹۰ سال سے جھوٹ بولتے آئے ہیں کہ احمدیوں کا کلمہ اور ہے۔ بہرحال اب ہم ہرگز احمدیوں کو اپنا کلمہ نہیں پڑھنے دیں گے۔

اِس پر ہمارے پڑوسی ملک پاکستان نے ایک غیر اِسلامی آرڈیننس پاس کیا اور جماعت احمدیہ کے کلمہ پڑھنے پر پابندی عائد کی۔ اُن کی مسجدوں گھروں اور دوکانوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کی شرمناک مہم شروع کر دی۔ کئی معصوم احمدی شہید کئے گئے۔ سینکڑوں احمدی جیل خانہ میں ڈال دیئے گئے اور جھوٹے مقدمات کا دردناک سلسلہ جاری ہے۔

اِس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام کے ایک جلیل القدر خطاب کا اقتباس سُنا کر اپنی تقریر کے اِس حصّہ کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”کلمہ توحید کو مٹانے کے نام پر غیر مُسلم کوششیں مختلف وقتوں میں ہمیں تاریخ اِسلام میں ملتی ہیں۔ سب سے زیادہ خطرناک اور بھیانک کوشش خود آنحضرت صلعم کے زمانہ میں کی گئی تھی۔ لیکن مسلمانوں کی طرف سے اِس کوشش کا تصوّر بھی موجود نہیں تھا۔ اِسلام کی طرف منسوب ہونے والے اپنے بدبخت ہاتھوں کو کلمہ مٹانے کے لئے استعمال کریں گے، کوئی مسلمان اس کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ یہ وہ سہرا ہے جو پاکستان کے آمرانہ حکمران کے سر باندھا جا رہا ہے اور ایک نئی بھیانک اور خوفناک تاریخ آج پاکستان میں لکھی جا رہی ہے۔ اور اِسلام کی حفاظت اور اس کی خدمت کا یہ تصور پیش کیا جا رہا ہے کہ اِسلام کی بنیادوں پر حملہ کرو۔ کلمہ توحید پر حملہ کرو۔ کلمہ رسالت پر حملہ کرو۔ اگر احمدی کلمہ توحید اور کلمہ رسالت کی عزت سے باز نہ آئیں اور اُسے تسلیم کرنا نہ چھوڑیں اور اس کے اقرار سے توبہ نہ کریں تو اُن کو سخت سے سخت سزائیں دو۔ یہ ہے

آج کا شدید ترین حملہ اسلام کے خلاف ایک اسلامی کہلانے والے ملک کی سرزمین سے اٹھایا ہے۔

آج شیطان محمد صلعم کی طرف منسوب ہونے والے غلاموں سے وہ حرکات کروا رہا ہے جو آپ کے اوّلین دشمن کسی زمانہ میں کیا کرتے تھے........

آج جب کلمہ پر ناپاک حملہ کیا گیا ہے۔ مَیں عالم اسلام کو مخاطب کرکے یہ کہتا ہوں کہ آج نہ فلسطین کا سوال ہے نہ یروشلم کا سوال ہے نہ مکہ مکرمہ کا سوال ہے۔ آج اس خدائے واحد و یگانہ کی عزت و جلال کا سوال ہے جس کے نام پر اس مٹی کے شیر دل نے عظمت پائی تھی۔ آج اس کی وحدت پر اس کی وحدانیت پر حملہ کیا جارہا ہے۔ آج مکہ اور مدینہ کا سوال نہیں آج ہمارے آقا و مولیٰ شاہ مکی و مدنی کی عزت و حرمت کا سوال ہے۔

کیا مسلمانوں کے سینوں میں کوئی غیرت باقی نہیں رہی ہے کیا اُن کے دل پر زخم نہیں لگتے کیا یہ دیکھ کر اُن کی غیرت پر لرزہ طاری نہیں ہوتا یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کے ہاتھ کلمہ مٹانے کی طرف اُٹھ رہے ہیں اور جب کوئی مسلمان اس کام کے لئے نہیں ملتا تو پاکستان کے اس آمرانہ حکومت میں اسلام کے دشمن عیسائیوں کو اس کام کے لئے استعمال کیا جارہا ہے جب کوئی شریف آدمی نہیں ملتا تو جیل خانوں سے مجرم پکڑ کر بلائے جاتے ہیں اور اُن کے ذریعہ سے پاک کلمہ طیبہ مٹوایا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ احمدی تو کلمہ کی حفاظت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ایک انچ کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ مگر اے عالم اسلام! تم کیوں اس سعادت سے محروم بیٹھے ہو۔ کیا تم میں اسلام کی ہمدردی اور کلمہ توحید کی محبت کی کوئی رمق باقی نہیں رہی۔ مَیں تمہیں اُس وحدت کی طرف بلاتا ہوں جس میں سارے عالم اسلام مشترک ہیں........ مَیں تمہیں خدا کے نام پر بلاتا ہوں جہاں سے صوتِ حق ایک دفعہ اس شان سے نکلی تھی کہ سارے عالم پر اس نے لرزہ طاری کر دیا تھا۔ مَیں تمہیں سیّدنا بلال حبشی کے نام پر بلاتا ہوں کہ آؤ۔ تم بھی اُس غلام سے سبق سیکھو جس نے کلمہ طیبہ کی حفاظت کے لئے اپنے سارے آرام تیج ڈالے تھے۔ اور ایسے دُکھ برداشت کئے جس کے تصور سے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اگر تم آؤ گے اور اس نیک کام میں احمدیوں کے ساتھ شامل رہو گے تو مَیں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور دُنیا کی کوئی طاقت تمہیں مٹا نہیں سکے گی..... لیکن اگر تم نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو تم سے بڑھ کر بدنصیب پھر اس دُنیا میں کوئی نہیں ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے بعد جب آپ کے نام پر حملہ کیا گیا تو تم آرام سے بیٹھ گئے اور اپنے سیاسی مشغلوں اور سیاسی مصلحتوں کی خاطر تم نے ایک ذرہ بھی اس بات کی پرواہ نہیں کی تو پھر یہ آسمان اور زمین تم پر رحمت نہیں بھیجیں گے بلکہ ہمیشہ تمہارا نام لعنت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ (خطبہ جمعہ ۱۵-۳-۸۵)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:-

"یہ کلمہ نہیں مٹا رہے ہیں یہ اپنے نام و نشان مٹانے کے سامان کر رہے ہیں ان کی سیاہیاں احمدی کے دل تک نہیں پہنچ سکتیں۔ جتنا یہ ظاہری کلمہ کو مٹائیں گے اتنا ہی زیادہ روشن حروف میں اتنے ہی زیادہ پائندہ اور تابندہ حروف میں احمدیوں کے دل پر کلمہ لکھا جاتا چلا جائے گا اور ہمیشہ کی زندگی احمدیت کو عطا ہو گی۔ دلوں کے کلمہ پر دُنیا کے گندے اور کوتاہ ہاتھ نہیں پہنچ سکتے۔ اور کوئی بھی اسے مٹانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ایسی قومیں خود مٹ جایا کرتی ہیں۔ اور وہ قومیں ہمیشہ کی زندگی پا جاتی جو خدا کے نام پر اپنا سب کچھ مٹانے کے لئے خود تیار ہو کر بیٹھی ہیں۔"

(خطبہ ۹-۸-۸۵)

احباب کرام! اب آئیے اسلام کے دیگر عقائد کے بالمقابل موجودہ مسلمانوں کے بگڑے ہوئے عقائد ملاحظہ ہوں ایمانیات میں ایمان باللہ کے بعد فرشتوں پر ایمان لانے کی باری آتی ہے۔ فرشتوں کے بارے میں ان کے اتنے مضحکہ خیز عقائد ہیں کہ ان کو سُن کر عقل ورطۂ حیرت میں پڑ جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کی خدمت میں صرف دو حوالہ جات پڑھ کر سُناتا ہوں۔

تفسیر احسن التفاسیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۸-۱۰۹ میں مرقوم ہے:-

"اللہ تعالیٰ نے ملائکہ میں بڑے دو عابد فرشتے جن کا نام ہاروت اور ماروت تھا منتخب کئے اور انسان کی سب خواہشیں اُن میں پیدا کر کے کوفہ کی سرزمین میں بابل مقام پر اُن کو بھیجا اور وہاں وہ ایک عورت زہرہ نامی پارسن کی اُلفت میں مبتلا ہو کر اس کے کہنے سے شراب پی گئے۔ اور شراب میں...... زنا کے علاوہ شرک اور قتل نفس کا گناہ بھی اُن سے سرزد ہوا اور اُن گناہوں کی سزا میں قیامت تک اُن پر طرح طرح کا عذاب نازل ہوتا رہے گا۔"

ایک اور دلچسپ قصہ ملاحظہ ہو کہ ایک شیعہ رسالہ دُرِّ نجف کا لکھنؤ مع علی ۱۵ فروری ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں لکھا ہے:-

"ایک فرشتہ نے (حضرت علیؓ سے) کہا السلام علیک یا وصی رسول اللہ و خلیفۃ اور پھر حضرت خضر سے ملاقات کی اجازت مانگی۔ حضرت علیؓ نے اجازت دے دی۔ اس پر حضرت سلمان الفارسیؓ جو پاس کھڑے تھے انہوں نے کہا کیا فرشتے بھی آپ کی اجازت کے بغیر کسی سے مل نہیں سکتے؟ تو کہتے ہیں (حضرت علیؓ نے فرمایا) قسم ہے اُس ذات کی جس نے آسمانوں کو بلا ستون ظاہری بلند کیا ان تمام ملائک میں سے کوئی بھی میری اجازت کے بغیر ایک دم کے لئے اپنی جگہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اور یہی حال میرے فرزند حسن اور حسین اور ان کے فرزندان کا ہے!"

احباب کرام! خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرشتوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ یفعلون ما یؤمرون کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں وہ وہی کریں گے جن کا خدا کی طرف سے انہیں حکم ملتا ہے۔ لیکن ایک طرف یہاں فرشتوں کے بارے میں یہ تصور پیش کیا جاتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ وہ شراب میں مست ہو کر ایک فاحشہ سے بدکاری کرتے ہیں۔ اور ایک قتل بھی ہو جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کے ایک گروہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ اور آپ کے خاندان کے اذن کے بغیر فرشتے دم نہیں مار سکتے! ان بگڑے ہوئے عقائد کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ تعلیم دیتے ہیں:-

"فرشتے کسی صفت میں بھی انسان کے مشابہ نہیں۔ بلکہ اُن کی صفات خدا کی صفات سے مشابہ ہیں۔ جیسے فرمایا وجاء ربک والملک صفًا صفًا جیسے رات کے آخری ثلث میں خدا کا نزول ہوتا ہے اور وہ جسمانی نہیں ہوتا اسی طرح فرشتوں کا نزول ہے۔ اور قرآنی آیت وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ہر ایک فرشتہ اپنے مقام پر رہتا ہے۔ اسی وجہ سے انہیں ایمانیات میں شامل کیا ہے یعنی فرشتوں اور اُن کی صفات کی حقیقت عقل سے بالا ہے اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

(حمامۃ البشریٰ)

اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ فرشتوں کے بارے میں موجودہ مسلمانوں اور اُن کے علماء کا تصور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ میں کونسا اسلامی ہے اور کونسا غیر اسلامی ہے؟

خدا اور اس کے فرشتوں کے بعد ایمانیات میں خدا تعالیٰ کی کتب اور خاص کر قرآن مجید کی باری آتی ہے۔ قرآن مجید اپنے متعلق یہ دعویٰ فرماتا ہے۔

ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ کہ یہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ فیھا کتب قیمۃ اس قرآن مجید میں وہ تمام تعلیمات یکجائی طور پر پائی جاتی ہیں جو تا قیامت قائم رہنے والی اور دائمی ہیں۔ وھٰذا ذکر مبارک۔ قرآن مجید میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم موجود ہے۔ ان صحیح اور زندہ جاوید دعووں کے بالمقابل مسلمانوں میں یہ نہایت خطرناک اور بھیانک نظریہ ہے (ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۱ پر)

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۱ پر)

جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ، جزیرہ لکش دیپ اور مدراس میں

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی اہم جماعتی مصروفیات

٭ دار التبلیغ کوچین کا افتتاح ٭ مسجد احمدیہ کاوا تشیری کا سنگ بنیاد ٭ ۵ افراد کا قبول احمدیت

٭ تمام جماعتوں کے احباب سے بصیرت افروز تربیتی خطابات

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ و رکن وفد

جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی دو روزہ کانفرنس کے بعد مورخہ ۲۹ر فروری کو صبح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب محترمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترم صدیق امیر علی صاحب امیر جماعت کیرلہ محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرلہ۔ خاکسار اور دیگر خدام پر مشتمل وفد مضافات کی جماعتوں کے دورے پر روانہ ہوا۔

کیرولائی سب سے پہلے وفد جماعت احمدیہ کیرولائی پہنچا جہاں مسجد احمدیہ میں محترم میاں صاحب نے احباب جماعت کو اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے مستورات کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

کلکولم کیرولائی سے فارغ ہو کر وفد سات آٹھ میل دوری پر واقع مقام کلکولم پہنچا۔ یہ گاؤں عین جنگل کے درمیان واقع ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس جنگل میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائی موجود ہیں اور تبلیغی کاموں میں سرگرم ہیں۔ یہاں بھی مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مردوں سے اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔

پتہ پیرم کلکولم سے روانہ ہو کر ہم ۱/۲ ۲ بجے شام پتہ پیرم پہنچے یہاں بھی احباب و مستورات کثیر تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے۔ مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت سے تربیتی خطاب فرمایا ازاں بعد وفد یہاں سے روانہ ہو کر مغرب کے قریب کوڑیتھور پہنچا۔

کوڑیتھور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد کوڑیتھور کے بازار میں مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں صدارتی تقریر کے بعد سب سے پہلے محترم صاحبزادہ صاحب نے "صداقت احمدیت" اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ خاکسار نے علاقہ کے بعض مخالفین کی طرف سے کئے گئے بعض اعتراضات کا جواب دیا اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دلائل پیش کئے آخر میں عزیزم ناصر احمد صاحب پینگاڈی نے مخالفین جماعت احمدیہ کی ناکامیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کی صداقت واضح کی۔ اختتامی صدارتی تقریر کے بعد رات ۱/۲ ۱۰ بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کیںانور دوسرے دن یعنی یکم مارچ کی دوپہر کو ہم کینانور پہنچے۔ جہاں بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو زریں نصائح سے نوازا۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مسجد احمدیہ میں منعقدہ تربیتی اجلاس کے بعد کینانور کے ٹاؤن ہال میں مکرم الحاج ذی۔ کے محمود صاحب کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ایم عبد الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر کیرلہ کاؤمودی نے استقبالیہ تقریر کی۔ اور محترم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے اس زمانہ میں قرآن مجید کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ قائم شدہ عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب اور خاکسار نے مختلف تبلیغی امور پر تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر اور شکریہ کے بعد یہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی رپورٹ مقامی اخبارات میں بھی آئی۔

کوڈالی مورخہ ۲ر مارچ کو ہم کینانور سے کوڈالی کے لئے روانہ ہوئے مسجد احمدیہ کوڈالی کے سامنے محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ کا احباب و مستورات نے استقبال کیا۔ قبل از نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ میں منعقدہ تربیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے صد سالہ جوبلی تقریب کے سلسلہ میں جماعت کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ اور فرائض کی ادائیگی کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے احمدی مستورات اور بچیوں کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

پینگاڈی کینانور سے فارغ ہو کر اراکین وفد پینگاڈی پہنچے جہاں نماز مغرب و عشاء کے بعد مسجد احمدیہ میں محترم مبلغ انچارج صاحب کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور صد سالہ تقریب کے سلسلہ میں جماعت کو اس کی مختلف اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اسی طرح مورخہ ۳ر مارچ کو مسجد احمدیہ میں منعقدہ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے بہنوں کو ان کی مختلف اہم ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کے باہر مکرم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی اور مختصر صدارتی خطاب کے بعد مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور اس کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کے بارے میں بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ بعدہٗ خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر عنوان جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات کا ذکر کیا۔ صدارتی تقریر کے بعد جلسہ بخیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

کالی کٹ پینگاڈی سے فارغ ہو کر ہم کالی کٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں محترم صاحبزادہ صاحب اور اراکین وفد کے استقبال کے لئے ریلوے اسٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب و مستورات جمع تھے۔

جماعت احمدیہ کالی کٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۴ر مارچ کو ٹاؤن ہال میں ایک شاندار جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اس جلسہ میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب تفضل کی نظم خوانی کے بعد مکرم اے۔ پی کنہا موسا صاحب صدر جماعت کالی کٹ نے استقبالیہ تقریر کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے خلافت رابعہ کے موجودہ بابرکت دور میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ عالمی سطح پر تعمیر مساجد و دار التبلیغ قرآن مجید کے سو سے زائد زبانوں میں تراجم اور دیگر تعمیری کاموں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے "خلافت و جماعت" کے عنوان، مکرم پی محمد کویا صاحب نے "اسلام میں نظام تعزیرات و تازیانات کا فلسفہ" خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری و انذاری پیشگوئیاں" پر اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے "مسئلہ نسخ فی القرآن" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس جلسہ کی رپورٹ تصویر کے ساتھ مقامی اخبارات میں شائع ہوئی۔

ایرناکلم کالی کٹ کے پروگراموں سے فارغ ہو کر ہم ۵ر مارچ کو ایرناکلم پہنچے۔ جہاں ریلوے اسٹیشن پر جماعت کی طرف سے لگائے گئے BOOK SHOW CASE کا محترم صاحبزادہ صاحب نے باضابطہ افتتاح فرمایا۔ جس میں جماعت کا اردو، عربی، انگریزی اور ملایالم لٹریچر رکھوایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شوکیس کو بہتوں کی ہدایت کا باعث بنائے۔ آمین

کاکاناڈ ایرناکلم سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں ایک مستعد اور تبلیغی جوش رکھنے والی جماعت

قائم ہو گئی ہے۔ ایک مشن ہاؤس بھی یہاں خریدا گیا ہے۔ بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو اور محترمہ بیگم صاحبہ نے مستورات کو ان کی اہم جماعتی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اس موقعہ پر دو افراد کو بیعت کرنے کی توفیق بھی ملی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

موداٹو پوزا یہاں بھی تنگلرن کوئل سے (تامل ناڈو) کے چند احمدی احباب کی کوششوں اور مسلسل تبلیغ کے نتیجہ میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے مشن ہاؤز میں احباب جماعت کو اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے مستورات کو مختلف اہم تربیتی امور کی جانب توجہ دلائی۔

ایرا پورم موداٹو پوزا سے فارغ ہو کر ہم ایرا پورم پہنچے یہ ایک دیہاتی جماعت ہے اور یہاں بھی بفضلہ تعالیٰ ایک مستعد جماعت قائم ہے۔ مسجد احمدیہ میں منعقدہ تربیتی اجلاس میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب کو اور محترمہ بیگم صاحبہ نے مستورات کو مخاطب کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر دوپہر کے بعد اراکین وفد دوبارہ ایرنا کلم پہنچے۔

کوچین میں دار التبلیغ کا افتتاح

مورخہ ۱۳ مارچ بروز اتوار کوچین کے احمدیہ مشن ہاؤس کی تقریب افتتاح عمل میں لائی گئی۔ ایک وسیع وعریض ہال اور چار بڑے کمروں پر مشتمل یہ مضبوط دو منزلہ عمارت حال ہی میں خریدی گئی تھی۔ افتتاحی تقریب محترم صدیق امیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرلہ کی زیر صدارت مکرم عبد اللطیف صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے استقبالیہ تقریر کی۔ بعدہٗ مشن ہاؤس کا افتتاح فرماتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آج کا دن ہمارے لئے انتہائی خوشی کا دن ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے ایک جگہ عطا فرمائی ہے۔ ایک تبلیغی مرکز قائم کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی تتبع میں ہماری یہی دعا ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشے آمین۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد تین سعید روحوں کو بیعت کرنے کی توفیق عطا ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب، مکرم مولوی محمد علوی صاحب، خاکسار محمد عمر، مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب، مکرم ٹی کے محمود صاحب اور مکرم جوزف صادق صاحب نے مناسب موقعہ تقاریر کیں۔

اسی روز نماز عشاء کے بعد جماعت احمدیہ کوچین کے زیر اہتمام ایک بہت بڑے میدان میں پبلک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اس جلسہ میں مکرم عبد الرحمٰن صاحب ایڈیٹر پریم ودا نے استقبالیہ تقریر کی۔ اور صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے دشمنان اسلام کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کی تردید فرمائی کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ آپ نے اس زمانہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ بھی کسی جبر یا زور سے نہیں بلکہ پیار و محبت کے ذریعہ انسانی قلوب کو جیت رہی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار محمد عمر، مکرم این عبد الرحیم صاحب اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ جن کے ساتھ ہی یہ جلسہ ۱۱ بجے شب نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

آلیپی مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب مبلغ سلسلہ مقیم آلیپی کی رپورٹ کے مطابق کوچین سے مورخہ $\frac{۳}{۸۸}$ کو محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ آلیپی تشریف لائے۔ جہاں مسجد احمدیہ میں منعقدہ تربیتی اجلاس میں مکرم ایس بشیر صاحب کی تلاوت قرآن کے بعد مکرم ایم اے قاسم صاحب صدر جماعت نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے نظام جماعت کی اطاعت مفلسی سے فراخی ملنے کے طریق اور تحریک داعی الی اللہ کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ آلیپی کے منتخب شدہ صدر و سیکرٹری کی منظوری عطا فرمائی۔ اور لجنہ کو مناسب ہدایات دیں۔

دیگر جماعتیں آلیپی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ نے کوئلون، کروناگاپلی، کویمبتور، چیلاکرہ، کاواشیری، پالگھاٹ، منارگھاٹ، مریاکنی، الانلور، پتی پورم اور چار گھاٹ کا دورہ کیا۔ اس دوران محترم صاحبزادہ صاحب نے کویمبتور کے احباب جماعت کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ چیلاکرہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ کاواشیری میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ پالگھاٹ اور مریاکنی کے احباب کو ان کی جماعتی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور الانلور میں مکرم زی کے بشیر صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس سے خطاب فرمایا۔

جزیرہ لکشا دیپ لکش دیپ بحیرہ عرب میں ۳۶ جزائر پر مشتمل ہے جن میں صرف دس جزائر میں ہی لوگ آباد ہیں۔ یہاں کی بیشتر آبادی کی زبان مالایالم ہے۔

سن ۱۹۳۰ء سے قبل جزیرہ کلپینی کے ایک مشہور خاندان کے چشم و چراغ جناب پی۔ پی عبد الرحمٰن کویا صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ جس کے نتیجہ میں انہیں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر انہوں نے تمام مخالفتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے خفیہ اور اعلانیہ طور پر تبلیغ شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ کچھ مزید افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کلپینی کے علاوہ کوارتی اور مینکائی میں بھی احمدی ہیں۔ کلپینی میں باقاعدہ احمدیہ مسجد اور دار التبلیغ ہے۔ کوارتی میں کئی عہدوں پر احمدی فائز ہیں۔

> **تصحیح** بدر مجریہ ۲۴ ؍ $\frac{۳}{۸۸}$ کے صفحہ ۵ کالم ۲ پر "اعلانات نکاح اور تقریب رخصتانہ" کے زیر عنوان مکرم فاروق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہ آباد (کرناٹک) کی بیٹی عزیزہ بشیرہ بیگم سلمہا کا نام سہو کتابت سے بشریٰ بیگم لکھا گیا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پرچہ میں اس کی درستی فرما لیں۔ (ایڈیٹر)

مورخہ ۱۴ مارچ بروز سوموار محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و محترمہ بیگم صاحبہ، مکرم محمد کویا صاحب صدر جماعت لکش دیپ، مکرم اے۔ کیو۔ قاسم صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی، مکرم احمد سعید صاحب، مکرم اے۔ کیو۔ مہدی صاحب، مکرم محمد سلیم صاحب اور خاکسار پر مشتمل وفد تین بجے بعد دوپہر بحارت سیما نامی بحری جہاز میں کوچین سے سوار ہو کر دوسرے دن صبح ۱۱½ بجے لکش دیپ کے مرکزی مقام کوارتی پہنچا۔ بندرگاہ پر بہت سارے احمدی احباب ہمارے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ کے قیام کے لئے وہاں کے سرکاری ریسٹ ہاؤس میں انتظام کیا گیا تھا۔

اسی دن شام کے ساڑھے چار بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے Administrator سے ملاقات کی اور ان سے قریبًا ایک گھنٹہ مختلف تبلیغی مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ اس اثناء میں بعض اراکین وفد نے کلیکٹر صاحب سے ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ کے عقائد اور موقف سے آگاہ کیا۔ موصوف کی خواہش پر دوسرے دن محترم صاحبزادہ صاحب نے بھی ان سے ملاقات کی اور بعض مذہبی مسائل پر ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ نیز انہیں جماعتی لٹریچر بھی تحفۃً دیا۔ اسی روز شام کو کوارتی کے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

مورخہ ۱۷ مارچ کو محترم صاحبزادہ صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ، مکرم محمد کویا صاحب صدر جماعت اور خاکسار بذریعہ ہیلی کوپٹر کوارتی سے روانہ ہو کر کلپینی پہنچے جہاں Heli Pad پر بہت سے احباب جماعت استقبال کے لئے موجود تھے۔ مسجد احمدیہ میں دو دو رکعت نفل ادا کرنے اور احمدی و غیر احمدی احباب سے مختصر گفتگو کے بعد ٹھیک بارہ بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت و مستورات سے خطاب کرتے ہوئے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ یہاں سے تین بجے بعد دوپہر بذریعہ ہیلی کاپٹر واپس کوارتی پہنچے۔ وہاں سے ½۱ بجے بحری جہاز میں سوار ہو کر صبح ۱۰ بجے واپس کوچین پہنچے۔ اور وہاں سے بذریعہ ٹرین روانہ ہو کر مورخہ ۱۹ مارچ کی دوپہر کو مدراس میں وارد ہوئے۔ جہاں احباب اور مستورات نے ریلوے اسٹیشن پر آپ کا والہانہ استقبال کیا۔

اسی دن شام کے پانچ بجے لجنہ اماء اللہ کا ایک خصوصی اجلاس محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ نصرت جہاں بیگم قیصر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزہ امۃ الوحید ایوب کی اردو نظم و عزیزہ محمودہ نعیمہ کی تامل نظم کے بعد محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس نے سپاسنامہ پیش کیا جس کا ترجمہ تامل زبان میں عزیزہ طاہرہ حسن نے سنایا۔

اس کے بعد لجنہ اور ناصرات کی بعض ممبرات نے تقریریں کیں۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ و ناصرات کو ان کی تنظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آنمحترمہ کی تقریر کا خاکسار برعایت پردہ ساتھ کے ساتھ ترجمہ سناتا رہا۔ اس کے بعد تمام حاضرات کی چائے و لوازمات سے تواضع کی گئی۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کے اجتماع کا آغاز ہوا۔ رات ڈیڑھ بجے تک خدام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و خطابات پر مشتمل ویڈیو پروگرام دیکھا۔

دوسرے دن یعنی ۲۰ مارچ کو محترم حافظ خواجہ محی الدین صاحب نے تہجد کی نماز پڑھائی۔ اور خاکسار نے فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید کا درس دیا۔ اس کے بعد خدام الاحمدیہ نے اجتماعی طور پر ناشتہ تناول کیا۔ بعدہٗ خاکسار کی زیر صدارت مجالس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے دینی و علمی مقابلہ جات ہوئے۔

عجز کے فرائض مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم حافظ خواجہ محی الدین صاحب معلم وقف جدید نے ادا کئے۔

شام کے ۴½ بجے متون ہاؤس میں ایک تربیتی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم خواجہ محی الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم شرف الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے محترم صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک دعوت الی اللہ کی اہمیت واضح کر کے ہر احمدی کو مبلغ بننے کی تلقین فرمائی اور نئی نسل کی صحیح تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے "ندائے مسیح" کے نام سے ہر ماہ انگریزی میں سائیکلو سٹائل کئے جانے والے انگریزی ماہنامہ کا اجراء فرمایا۔ اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔ دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس دورہ کے دیر پا شیریں نتائج پیدا فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا بنگلور میں مصروف دن

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور رقمطراز ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر انجمن احمدیہ اور محترمہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا مورخہ ۲۲/۲/۸۸ کو بنگلور ایئر پورٹ پر شایان شان استقبال کیا گیا۔ اسی روز شام کو جماعت احمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس سے برعایت پردہ احمدی مستورات نے بھی استفادہ کیا۔

مورخہ ۲۳/۲/۸۸ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں لجنہ اماء اللہ مقامی کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی کاروائی خاکسار کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ محترمہ اقبال النساء صاحبہ کی اقتداء میں عہد دہرانے کے بعد عزیزہ مریم صدیقہ سلمہا نے حدیث نبوی پیش کی اور عزیزہ منورہ سلطانہ سلمہا نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ عزیزہ زینت راشدہ سلمہا نے نظم پڑھی اور خاکسار نے محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات پر مقامی لجنہ کی طرف سے منظور کردہ قرار داد تعزیت پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد عزیزہ رومانہ سہگل سلمہا نے "نماز کی

فضیلت" کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے احمدی مستورات اور بچیوں کو ان کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر محترمہ آپا جان کی مقامی لجنہ کی طرف سے شیوگی کا گچھ اور فرداً فرداً تمام بہنوں سے تعارف کرایا گیا۔ تعارفی تقریب کے بعد آپ نے سب بہنوں اور بچیوں کی معیت میں رات کا کھانا تناول فرمایا۔

دوسرے دن یعنی مورخہ ۲۵/۲/۸۸ کو آپ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ہمراہ بنگلور سے بذریعہ کار صوبہ کیرالہ کے دورہ پر روانہ ہوئیں۔

محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا

شیموگہ میں ورود مسعود

مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ مقیم شیموگہ لکھتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ بذریعہ ٹرین بنگلور سے مورخہ ۲۶/۲/۸۸ کو صبح پانچ بجے شیموگہ تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر احباب و مستورات نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ آپ کا قیام مکرم سید خلیل احمد صاحب کے ہاں تھا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد محترم میاں صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ نے تمام افراد جماعت کے گھروں میں تشریف لے جا کر دعا کرائی۔ بیماروں کی بیمار پرسی کی اور ذاتی و جماعتی امور میں احباب کی راہنمائی فرمائی۔

شام کو ٹھیک چار بجے لجنہ اماء اللہ شیموگہ کے زیر اہتمام منعقدہ تربیتی اجلاس میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے مختلف تبلیغی، تربیتی اور تعمیری امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور احمدی مستورات کو اپنی جماعتی ذمہ داریاں خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں عزیز سید موسیٰ حسین کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ایس۔ ایم جعفر صادق صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے محترم میاں صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترم میاں صاحب نے نہایت ہی مؤثر اور جامع الفاظ میں احباب جماعت سے خطاب فرمایا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کو فریضۂ تبلیغ کی بجا آوری کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ نیز تحریک دعوت الی اللہ کو مؤثر بنانے کے لئے دعاؤں پر زور دینے اور نیک عملی نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ رات پونے نو بجے احباب و مستورات نے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر ہر دو معزز مہمانوں کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے (بقیہ صفحہ ۸)

عقیدہ سرایت کر گیا ہے کہ قرآن مجید کی بعض آیات بعض دوسری آیات کے ذریعہ منسوخ ہو چکی ہیں۔ بعض مفسرین ان منسوخ شدہ آیات کی تعداد پانچصد بعض دو صد بعض بیس اور بعض پانچ بتانے لگے۔ یہ عقیدہ جس کی کوئی بنیاد نہیں قرآن کریم پر سخت اور خطرناک حملہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طرح سارا قرآن مشکوک ہو کر رہ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اس داغ کو دھو دیا اور فرمایا:۔ وہ علماء نے مصالحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنیہ کا ناسخ قرار دیا ہے۔ لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر مختلف ذرائع سے ثابت فرمایا کہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل جس صورت و شکل میں یہ قرآن عظیم نازل ہوا ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی کے بغیر اور کسی شعشہ اور نقطہ میں فرق کئے بغیر بعینہٖ اسی طرح موجود ہے۔

(باقی آئندہ)

تالبرکوٹ میں

مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا چودھواں کامیاب سالانہ اجتماع

★ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام ★ مکرم صدر صاحب مجلس مرکزیہ و نائب صدر صاحبان کی شرکت ★ مسجد احمدیہ تالبرکوٹ کا افتتاح ★ ۲۰ مجالس کی نمائندگی ★ دلچسپ علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ

مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا چودھواں سالانہ اجتماع تالبرکوٹ میں مورخہ ۱۳، ۱۴ فروری کو انعقاد پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مقامی جماعت نے بھی مورخہ ۱۲/۲/۸۸ کو اپنی نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ذریعہ کروا دیا۔ جس میں تمام صوبائی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ اس نو تعمیر شدہ مسجد کے بیشتر اخراجات مقامی جماعت کے چند افراد نے برداشت کئے ہیں۔ جس میں محترمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ عبد الحمید صاحب مرحوم سونگڑہ کا حصہ نمایاں ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

اجتماع سے کافی دن قبل صدر صاحب جماعت احمدیہ تالبرکوٹ کی سرپرستی میں ایک اجتماع کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب قائد علاقائی اور ان کے انتظامیہ کی سرکردگی میں اجتماع کو کامیاب بنانے میں حتی الوسع کوشش فرمائی اور ہر ممکن مالی امداد بھی پیش کی۔ جزاہم اللہ خیراً۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ ۱۳/۲/۸۸ کو افتتاحی تقریب مسجد احمدیہ کے صحن میں مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب قائد علاقائی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک مکرم سید داؤد احمد صاحب نے کی ازاں بعد مکرم صدر مجلس مرکزیہ نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اور مکرم ڈاکٹر منظور حسین صاحب معتمد علاقائی نے عہد دہرایا۔ ازاں بعد مکرم شیخ عبد اللہ صاحب قائد مجلس کرڈاپلی نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب قائد علاقائی نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کیا نیز سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کے پیغامات سنائے۔

پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

لندن
۱۹-۱-۸۸ - ۲۷ جنوری ۱۹۸۸ء

میرے پیارے شیخ شمس الحق صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے خوشی ہے کہ مجلس آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ مورخہ ۱۳، ۱۴ فروری کو اپنا چودھواں اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ الحمد للہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس کی شاندار کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ یہ آپ سب کے لئے اُس کے لا متناہی فضلوں کا باعث ہو۔

آپ نے اس بابرکت موقع پر مجھے خاص پیغام کے لئے کہا ہے۔ احمدی اجتماعات دوسرے اجتماعات سے بلحاظ مقصد اور مقصد ہر دو لحاظ سے مخصوص اور مختلف ہیں۔ ہمارے اجتماعات کی بنیاد خالصتاً مذہبی اور اسلامی ہے۔ اور مقصد اپنے ایمان کو تازہ کرنا اور اسلام کی خدمت کا دوبارہ عہد لینے کے نظریہ کے ساتھ اکٹھے ہونا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ آپ اپنا منصب سمجھیں کہ آپ اسلامی تعلیمات مکمل طور پر جانتے ہیں۔ اور اُس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور تبلیغ کے کام کو اس ڈھنگ سے لیتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک کہتا ہے:-

"اے نبی! لوگوں تک پہنچا جو تجھ پر ظاہر کیا گیا ہے"

خدام و اطفال میں سے ہر ایک داعی الی اللہ بنے یعنی وہ جو اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دیں۔ دوسرے معنوں میں اسلام کے مبلغین۔ تبلیغ اور دعاؤں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کے لئے اپنے گرد و نواح کے لوگوں کے دل جیتنے سے زیادہ کوئی چیز میری خوشی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ آپ کو لمبا سفر طے کرنا ہے اپنے قدم مضبوط رکھو اور اُس کی راہ میں جدو جہد جاری رکھو۔ اتفاق سے رہو اور دوسروں کے لئے اچھی مثال پیدا کرو اور تبلیغ کو بڑھاوا دینے کے لئے نئے راستے اور ذرائع تلاش کرو۔ ہر کسی کے ساتھ پیار اور ہمدردی بڑھاؤ اور اپنے آپ کو اللہ اور انسانوں کے خادم بناؤ۔

خدا آپ کو ہمیشہ ہدایت دے۔ صراط مستقیم پر چلائے اور آپ کی مخلص کوششوں کو کامیابی اور قبولیت کے ساتھ نوازے۔

براہ مہربانی تمام شرکت کرنے والوں کو میرا محبت بھرا سلام پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل کرے۔ (آمین)

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
(خلیفۃ المسیح الرابع)

آخر میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے جملہ خدام کو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل درآمد کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

علمی ذہنی و ورزشی مقابلہ جات

مورخہ ۱۳ و ۱۴ فروری کو دونوں روز خدام و اطفال کے حُسن قرأت، نظم خوانی (اردو و اڑیہ)، مشاہدہ معائنہ، نشانہ غلیل، سلو سائیکل، ہپ جمپ، لانگ جمپ، ہائی جمپ، دوڑ، جیولین تھرو، اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۱۳/۲/۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء جملہ قائدین مجالس نمائندگان و انتظامیہ کے عہدیداروں کی ایک مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس مرکزیہ، مکرم چوہدری محمد عارف صاحب و مکرم جمیل احمد صاحب ناصر نائب صدر صاحبان مرکزیہ نے شرکت کی۔ اسی مجلس میں مختلف تبلیغی و تربیتی امور نیز صد سالہ جوبلی منصوبہ کے بارہ میں غور کیا گیا۔ نیز یہ بھی طے پایا کہ آئندہ سال کا اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ماہ مئی کی کسی تاریخ کو "کٹک" میں منعقد ہوگا۔

دونوں روز کے مقابلہ جات میں ذیل کے احباب نے ججمنٹ کے فرائض سر انجام دیئے۔

مکرم سید سلام الدین صاحب شاہ قادری ریٹائرڈ مجسٹریٹ درجہ اوّل۔ مکرم سید عبد القیوم صاحب، مکرم مقبول حسین صاحب، مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم، مکرم چوہدری محمد عارف صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ، مکرم جمیل احمد صاحب ناصر نائب صدر مجلس مرکزیہ، مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب، مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی۔ مکرم شیخ رحیم صاحب، مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ۔ اور خاکسار معراج علی۔

اختتامی اجلاس

تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم منظور حسین صاحب قائد علاقائی نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم ابو النصر صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جماعت احمدیہ تالبرکوٹ اور جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور مقابلہ جات میں اوّل، دوم، سوم آنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم فرمائے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

درخواست دُعا

مکرم محمد فرحت اللہ صاحب آر۔ ٹی۔ سی کنٹرولر حیدر آباد اپنی اہلیہ جو پیٹ میں درد اور ٹی بی کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں، کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

نظامِ مصطفےٰ کے پرچم تلے

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب لندن سے اطلاع دیتے ہیں کہ:-

(۱) ۔ مورخہ ۱۶/۳/۸۸ کو بوقت ۷ بجے شام مکرم عبد العزیز صاحب احمدی ناظم قاضی احمد ضلع نواب شاہ (سندھ) جو ایک میڈیکل سٹور کے مالک ہیں پر چار مسلح اشخاص نے قاتلانہ حملہ کیا جس سے موصوف شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس نے دو آدمیوں کو موقع پر ہی گرفتار کر لیا۔ باقی دو جو وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک کی لاش تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر ملی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی ٹانگ گٹر (GUTTER) میں گر کر ٹوٹ گئی تھی۔ اس لئے اس کے ساتھی نے جو اس کو ساتھ نہ لے جا سکتا تھا اُسے وہیں ختم کر دیا۔ مکرم عبد العزیز صاحب نواب شاہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ جہاں ان کی حالت تشویشناک ہے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر ۴۸ گھنٹے نکال گئے تو بچ جائیں گے۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(۲) ۔ ۱۴/۱۵ مارچ کی درمیانی شب قریباً پونے تین بجے رات راولپنڈی کی مقامی انتظامیہ نے ایک مجسٹریٹ اور پولیس کی بھاری جمعیت کی مدد سے احمدیہ مسجد بیت الحمد مری روڈ راولپنڈی سے کلمہ طیبہ اکھیڑ نے کی کاروائی کی۔ مری روڈ کی ناکہ بندی کر کے تین لاریوں میں قریباً ۸۰ کی تعداد میں پولیس کی نفری کے ساتھ بیت الحمد آئے اور وہاں پر موجود افراد کو حراست میں لے لیا مسجد کی پیشانی سے کلمہ طیبہ کی سنگ مرمر کی تختی ہتھوڑوں کے ساتھ اتاری۔ اور "بیت الحمد" کا بورڈ بھی اتار لیا۔ جماعت احمدیہ نے فوری طور پر کلمہ طیبہ اور بیت الحمد کے بورڈ دوبارہ مسجد پر لگائے مگر پولیس نے دوبارہ کاروائی کی اور ساڑھے دس بجے صبح کلمہ طیبہ کا بورڈ اتار دیا اور بعد دوپہر اڑھائی بجے بیت الحمد کا بورڈ بھی اُتار دیا۔

قبل ازیں جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو ایک چٹھی کے ذریعہ آگاہ کر دیا تھا کہ مسجد سے کلمہ طیبہ اتارنے کی کارروائی خلاف قانون ہوگی اور ایسے اقدام کرنے والے افراد قانون شکنی کے مرتکب متصور ہوں گے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ہاتھوں قانون کی بے حرمتی اور عبادت گاہوں کے تقدس کو مجروح کرنے والی اس کارروائی کی شدید مذمت کرتی ہے۔

(۳) ۔ اس سے قبل پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ مری میں واقع جماعت احمدیہ کی مسجد کو فروری کے آخری ہفتہ میں نقصان پہنچایا گیا۔ بعض افراد نے مسجد کے دروازے اور کھڑکیاں نکال لیں اور صفوں کو اکٹھا کر کے آگ لگا دی جس سے تقریباً ۱۵ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ پولیس نے ابھی تک پرچہ درج نہیں کیا۔

احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت احمدیہ پاکستان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دشمنان بد خواہ کے ہر شر سے بچائے۔ آمین۔

زیرسماعت مقدمات کے تازہ ترین اعداد و شمار

مورخہ ۲۵/۲/۸۸ تک کے معین اعداد و شمار پر مشتمل مندرجہ ذیل تفصیل ادارہ بدر کو براہ راست موصول ہوئی ہے جس کے مطابق اس وقت پاکستان کے مختلف مقامات پر احمدیوں کے خلاف کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں ۹۴۔ اذان دینے کے جرم میں ۱۴۔ اذان دے کر نماز پڑھنے کے جرم میں ۸۔ تبلیغ کرنے کی پاداش میں ۴۵۔ اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرنے کی بنا پر ۵۵۔ بوجہ احمدی ہونے کے ملازمتوں سے برطرف کئے جانے کے ۱۴۔ مساجد کو سر بمہر کرنے کے ۴۔ مساجد کو شہید کئے جانے کے یا انہیں نقصان پہنچانے کے ۳۔ احمدی میت کی تدفین کے بعد قبر کشائی کے ۳۔ تدفین میں رکاوٹ ڈالے جانے کے ۸۔ احمدیوں کو شہید کئے جانے کے ۲۔ اور ان پر قاتلانہ حملہ کئے جانے کے ۲ مقدمات زیر سماعت ہیں۔

مکرم رشید احمد صاحب چوہدری کے توسط سے پاکستان سے موصول شدہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۸ء بروز بدھ صبح تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ میں ہمارا جلسہ سیرت النبیؐ تھا۔ مرکز سے مولوی دوست محمد شاہد صاحب اور جامعہ کے طالب علم شبیر احمد صاحب ثاقب شریک تھے۔ مخالفین نے جلسہ کرنے پر گیارہ افراد جماعت کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جس میں دفعات ۲۹۵ سی، ۲۹۸ سی اور ۱۸۸ لگائی ہیں۔ اس طرح سے مقامی جماعت کے صدر منظور احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے باقی افراد کی ضمانت قبل از گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

شاہراہ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

سانڈھن ضلع آگرہ میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم جلال الدین صاحب نیر معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۳/۵/۸۸ کو بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم سید فضل احمد صاحب ڈی۔ جی ریٹائرڈ بہار جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ تحریک جدید کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" عنوان پر اور خاکسار نے "قومی یکجہتی اور امن و اتحاد" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں احباب کو ان کی جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

کلکتہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی پچاس سالہ تقریب

مکرم عبد الحمید کریم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲/۴/۸۸ کو صد سالہ گولڈن جوبلی جشن مجلس خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں عزیزم عبد اللطیف سلمہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ مکرم محمد اکمل احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اور محترم شیخ محمد سلیم صاحب، مکرم محمد نور الاسلام صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔

اس روز نماز تہجد بھی ادا کی گئی تھی۔ صدقہ جانور بھی کیا گیا۔ تو اس صبح کی گئی جس میں قراءت اور نظم خوانی کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۵ء کی کیسٹ بھی سنائی گئی۔ دعا کے ساتھ جملہ تقریبات ختم ہوئیں۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

مندرجہ ذیل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی جانب سے بھی جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے انعقاد کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش اداره ان کی تفصیلی اشاعت سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں اور تنظیموں کی مساعی کو شرف قبولیت عطا کرے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

لجنات اماء اللہ گلبرگہ، عثمان آباد، سکندرآباد، بریلی، اسٹوگ، سونگڑہ، بنگلور، یادگیر، موسیٰ بنی مائنز، شانتی نگر، چنکال، بھینسور، سورب اور ظہیر آباد، ناصرات الاحمدیہ کانپور۔ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر اور جماعت احمدیہ سوتی ہاری۔ اور [illegible]

درخواستہائے دعا

مکرم رفیق احمد الدین صاحب ساکن شیر آباد، حیدر آباد بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے چھوٹے بھائی عزیز حفیظ احمد ہزاری متعلم مدرسہ احمدیہ کی اعلیٰ دینیاں کامیابی اور مالک مکان کی طرف سے ناجائز تکلیف کی غرض سے دائر مقدمہ میں معجزانہ کامیابی کے حصول کے لئے ● مکرم محمد شمس الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز محمد نجم الدین آصف کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم فیروز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرینگر مختلف مدات میں بیس روپے ادا کر کے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے فائنل امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم سید ناصر احمد صاحب ندیم معلم وقف جدید مقیم سرینگر والدین اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور اپنی دینی و دنیوی ترقیات نیز بیش از بیش مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور بہ صورت کبھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت احمدیہ بھارت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

"دفاعِ اسلام" — ایک ولولہ انگیز تحریک

احباب جماعت کو خوب علم ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا نصب العین ہی یہ ہے کہ اسلام کی عظمت و صداقت کے نور کو تمام عالم میں پھیلایا جائے اور اس راہ میں پیش آنے والی روکوں کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے دور کیا جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۸۷ء (۱۳۶۶ ہش) میں ہندوستان میں "شدھی" کی تحریک کے مقابل میں "دفاعِ اسلام بمقابلہ شدھی" کی مالی قربانی کی تحریک فرمائی ہے جس پر تمام دنیا کے احمدی احباب کو اس عظیم الشان جہاد میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ:۔

"ہندوستان میں ہم نے شدھی کی جوابی کارروائی شروع کی تھی اور اس کا بھی موجودہ معاندانہ کوششوں کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ وہ ملیں مرتد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بس کا طبعی قدرتی جواب یہ ہے کہ جہاں جہاں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے وہاں اس ارتداد کو روک دیں اور اپنے بھائیوں کو تقویت دیں اور ان کو اپنے ایمان پر مستحکم کریں۔ چنانچہ یہ تیسری جوابی عمری کارروائی ہے جس میں ساری دنیا کی جماعت کو شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ بڑا حصہ تو ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے۔ دفاعی، کا آگے آنا اور اقتصادی کوشش کرنا۔ ان باتوں کا تعلق صرف ہندوستان سے ہے۔ لیکن مالی امداد دینا اس تحریک کو اس میں تو ساری دنیا کی جماعتیں شامل ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ہمیں اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اس وقت کے کام کا خلاصہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ہندوستان کی بڑی بڑی مذہبی جماعتیں جو شدھی کے میدان میں داخل ہوئی تھیں اور ان کے پیچھے بعض حکومتوں کے روپے بھی تھے اور بعض بڑے بڑے تاجروں کے روپے بھی تھے ان کی طرف سے کوئی مؤثر کارروائی نہیں ہو سکی لیکن جب سے جماعت احمدیہ اس میدان میں داخل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی اثر ہوا ہے۔"

حضور اقدس کے اس ارشاد سے اس تحریک کی عظمت و اہمیت احباب جماعت پر ظاہر ہے۔ اس عظیم الشان جہاد میں شامل ہونے کے لئے احباب جماعت بے دریغ مالی قربانیاں میں آگے بڑھیں اور اپنے چندہ جات کی رقوم مد "دفاعِ اسلام" میں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال احباب جماعت کے سامنے بار بار اس تحریک کو پیش کر کے وعدہ جات اور رقوم صدر مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے بے پناہ

فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

تحریک "بیوت الحمد"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے اوائل میں جماعت کے غرباء کو مکان کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے ایک بابرکت تحریک "بیوت الحمد" کے قیام کا اعلان فرمایا تھا۔ اس سلسلہ میں حضور اقدس نے اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ مارچ ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن میں احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"بیوت الحمد" میں ہماری کوشش ہے کہ ایک سو مکان غرباء کو یا ایسے دین کی خدمت کرنے والوں کو جن کو توفیق نہیں ہے اپنے مکان بنانے کی۔ ان کو مکمل مکان بنا کر پیش کریں۔ یہ تحریک چار سال پہلے پیش کی گئی تھی۔ اس وقت جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اچھے ردِ عمل دکھایا اور کثرت سے اتنے وعدے موصول ہوئے کہ ہمارا خیال تھا کہ اگر وہ سارے اخراجات بنا کر ایک لاکھ میں ایک مکان پڑے تو ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور وعدے خدا کے فضل سے ایک کروڑ سے زیادہ کے آ گئے......

اس وقت جماعت کو تحریص دلانے کی خاطر دو تین سال کے بعد میں نے اپنا چندہ دوگنا کر دیا تھا۔ ایک لاکھ کی بجائے دو لاکھ کر دیا تھا۔ تاکہ دو مکان اگر میں بنا کر دیتا ہوں تو جو صاحب توفیق ہیں وہ بھی اس معاملہ میں آگے قدم بڑھائیں۔ اب جب جائزہ لیا ہے تو ابھی بھی اور ضرورت ہے۔ اس لئے میں اپنی طرف سے ایک اور مکان کا خرچ پیش کرتا ہوں اور جن دوستوں کو توفیق ہے کہ وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں یا جن جماعتوں کو توفیق ہے وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں ان کو بھی اجازت ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ صد سالہ جوبلی کے بقایا دار نہ ہوں اور "بیوت الحمد" کی تحریک کے بقایا دار نہ ہوں پہلے پرانے وعدے پورے کریں پھر خدا توفیق عطا فرمائے تو پھر بے شک آگے بڑھیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ تحریک "بیوت الحمد" میں جن احباب کے بقایا ہوں وہ فوراً ادا کریں۔ نیز حضور اقدس کی تتبع میں مزید وعدہ جات ارسال فرمائیں۔ اور جن صاحب توفیق احباب نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ بھی اس میں حسب توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب صرف ایک ماہ کا مختصر سا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ دفتر کی طرف سے جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں اُن کی جماعت کے لازمی چندہ جات کی ماہانہ پوزیشن ارسال کی جا چکی ہے جس کا سرسری جائزہ لینے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ گذشتہ عرصہ میں اُن کی مساعی کہاں تک نتیجہ خیز ہوئی ہیں اور ابھی انہیں اپنی جماعت کے بجٹ لازمی چندہ جات سال رواں کو پورا کرنے کے لئے مزید کتنی کوشش اور جد و جہد درکار ہے۔ اُمید ہے کہ جملہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ بھارت اس جانب خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ جن سیکرٹریان مال کے پاس وصول شدہ چندہ کی رقم قابل ترسیل ہے اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بلا توقف وصول شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں تا موجودہ مالی سال ختم ہونے سے پہلے وصول شدہ چندہ جات کی جملہ رقوم متعلقہ جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دعائے مغفرت

افسوس ہے خاکسار کے تایا جان مکرم سلیمان خان صاحب ساکن انبیٹہ ضلع مظفر نگر (یو۔ پی) مورخہ ۱۲ مارچ ۸۸ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین بدر سے مرحوم تایا جان کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار فرقان احمد خان

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ انبیٹہ

لجنات اماء اللہ بھارت کی خصوصی توجہ کیلئے

لجنات بھارت کی ۱۹۸۸ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی گئی پر جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے وہاں جو ارشاد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ لجنات بھارت کی توجہ کیلئے پیش ہے۔

۱۔ جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروگراموں میں وسعت پیدا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اور کثرت سے ایسے جلسے منعقد کریں اور کوشش کریں کہ غیر از جماعت بہنیں بھی ان جلسوں میں شامل ہوں۔

۲۔ تبلیغ کے کاموں کی طرف ابھی توجہ پیدا نہیں ہوئی بعض مجالس میں کچھ مستعدی ہے لیکن مجموعی طور پر سستی ہے بعض ممالک میں تو عورتیں مردوں سے سبقت لے گئی ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں اکیلی ایک عورت نے ایک سو افراد کو احمدی بنایا ہے لجنہ بھارت بھی ایسی مثالیں قائم کر سکتی ہے۔ انشاء اللہ بیدار ہو جائیں اور ہر نیکی کے میدان میں صف اول میں پہنچیں۔ لجنات بھارت کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد میں خصوصی توجہ دلا رہی ہوں کہ اپنی لجنہ میں کثرت سے سیرت النبی صلعم کے جلسے کریں۔ اور غیر از جماعت بہنوں کو بلائیں نیز اپنے تبلیغی کام کو انفرادی رنگ میں بھی اور اجتماعی رنگ میں دعا کر کے تیزی پیدا کریں۔ از راہ تبلیغ کے متعلق جو سرکلر آپ کو جا چکے ہیں نیز اپنے لائحہ عمل کو سامنے رکھ کر مکمل رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ہدایات شعبہ تربیت مجالس انصار اللہ کے فرائض

۱۔ مہینے میں کم از کم ایک مرتبہ مجلس کے تربیتی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیسٹ ضرور سنائی جائے اور ماہانہ رپورٹ میں ذکر کیا جائے کہ دوران ماہ کونسی کیسٹ سنائی گئی۔

۲۔ تربیتی اجلاس: (الف) مہینے میں کم از کم دو مرتبہ تربیتی اجلاس منعقد کئے جائیں۔

(ب) نماز باجماعت ... (ج) مسجد میں۔ اور اگر مسجد میں نہ ہو تو حسب توفیق مرکز میں نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی جائے۔

(د) کسی ایک نماز کی حاضری اور اس میں مختصر درس کا اہتمام کیا جائے۔ ماہانہ رپورٹ میں اس کا بھی ذکر ہو۔

۴۔ تربیت اولاد کے بارہ میں مرکز سے مناسب لٹریچر حاصل کر کے اس کے مطابق ہر جماعت میں تربیت اولاد کے کام کو منظم طور پر انجام دیا جائے۔

قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

بدر کی وسیع اشاعت اور اعانت آپ کا قومی فریضہ ہے۔

(مینیجر بدر)

محمد مصطفیٰ صلعم کے رنگ میں رنگین ہونے کو ہی اپنی زندگی کا سب سے بڑا فخر سمجھیں۔

(ارشاد حضور ایدہ اللہ)

آٹو ونگس

AUTOWINGS-
15-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE { 76360
74350

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
{ CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE. 279288
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

ہر ذرہ اور دنیا ہے ہمارا کام آج ÷ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO-6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY-400099
PHONE { OFFICE:- 634-8179
RESI:- 629589

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النّاصِر

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات جواہرات خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

الرؤف جیولرز

۱۴۔ شوکت شبیر کالا ڈھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی روڈ نمبر ۱۲

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوہم احمد اینڈ برادرس، سٹائلسٹ جیون ڈریسز۔ مین میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

ہمہ تن پراپرائٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: ۔۔۔ 2

”میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!“

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

محتاج دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائینز ابنڈ جے این انٹرپرائسز

No, 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J. C. ROAD BANGALORE-560002
PHONE :- 22866

”فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے“ (ارشاد حضرت ناصرالدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایچ ایم ٹی ریڈیو۔ ٹی۔ وی اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
۲۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
۳۔ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
6-ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM :- MOOSARAZA
PHONE :- 605550
BANGALORE - 560002

”ہمارے ہندوستانی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!“
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders
WHOL SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYAPUL HYDERABAD
-500002
PHONE NO- 522860

”قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے“ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۔)

ALLIED ٹیلیگرام

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرشنگ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

(زپتہ)

نمبر ۴-۲۲/۴/۲ بعقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

NIR ®
Inc.
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں: آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!